میاں امیر اختر بھٹی رح

تعارف، انٹرویو

مجموعہء کلام

ترتیب:

محمد سلیم ساقی

(نواسہ بھٹی صاحب مرحوم)

پی ڈی ایف
تزئین وپیشکش

عبدالرحمن عزیز

عزیز فرنیچر ہاؤس گوجرہ روڈ جھنگ صدر

03336722868

حمد و نعت
اور نظمیں

بیٹے

حق نواز مرحوم

محمد نعیم اختر مرحوم

پیش لفظ

میاں امیر اختر بھٹی مرحوم کا شمار برادری کے اکابرین میں ہوتا تھا
وہ 1920ء کے لگ بھگ میاں کرم دین کے گھر پیدا ہوئے۔ زندگی
کے ہر دور میں انہوں نے سخت جدوجہد کی۔ زندگی کی تلخیوں نے
انہیں حرف سے لفظ، لفظوں سے مصرعہ اور مصرعوں سے شعر
کہنے کا ہنر سکھایا۔ مشاعروں میں پڑھا تو شعراء میں جان پہچان ہو گئی
اُن کی شاعری کو پسند کیا جانے لگا۔ 1996ء میں بہتر شاعری
کے اعتراف میں آپ کو جھنگ رائٹرز کلب کی طرف سے
ساحر صدیقی ایوارڈ سے نوازا گیا۔ شاعر برادری میں انہیں
بانیِ تحریکِ محبت
کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔ آپ کی مذہبی شاعری کا مجموعہ "توشۂ آخرت" شائع ہو چکا ہے
اُن کی وفات سے چند سال قبل راقم نے اُن کا انٹرویو کیا تھا
جس میں انہوں نے بہت تفصیل کے ساتھ زندگی کی رنگینیوں اور سنگینیوں
کا تذکرہ کیا۔ کئی احباب کے لیے اس انٹرویو میں خاصی معلومات موجود ہیں
ایک بھرپور اور جدوجہد سے آراستہ زندگی گزار کر آپ
88 سال کی عمر میں 30 مئی 2008ء کو اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے
انتقال جھنگ سٹی رہائش گاہ پر ہوا اور وصیت کے مطابق
اپنے آبائی قبرستان لوہلے شاہ جھنگ صدر میں دفن ہوئے

انٹرویو پڑھیں، اُن کے کلام کا مطالعہ کریں۔ بعد ازاں
اپنے تاثرات سے ضرور آگاہ کریں۔

والسلام
محمد سلیم ساقی

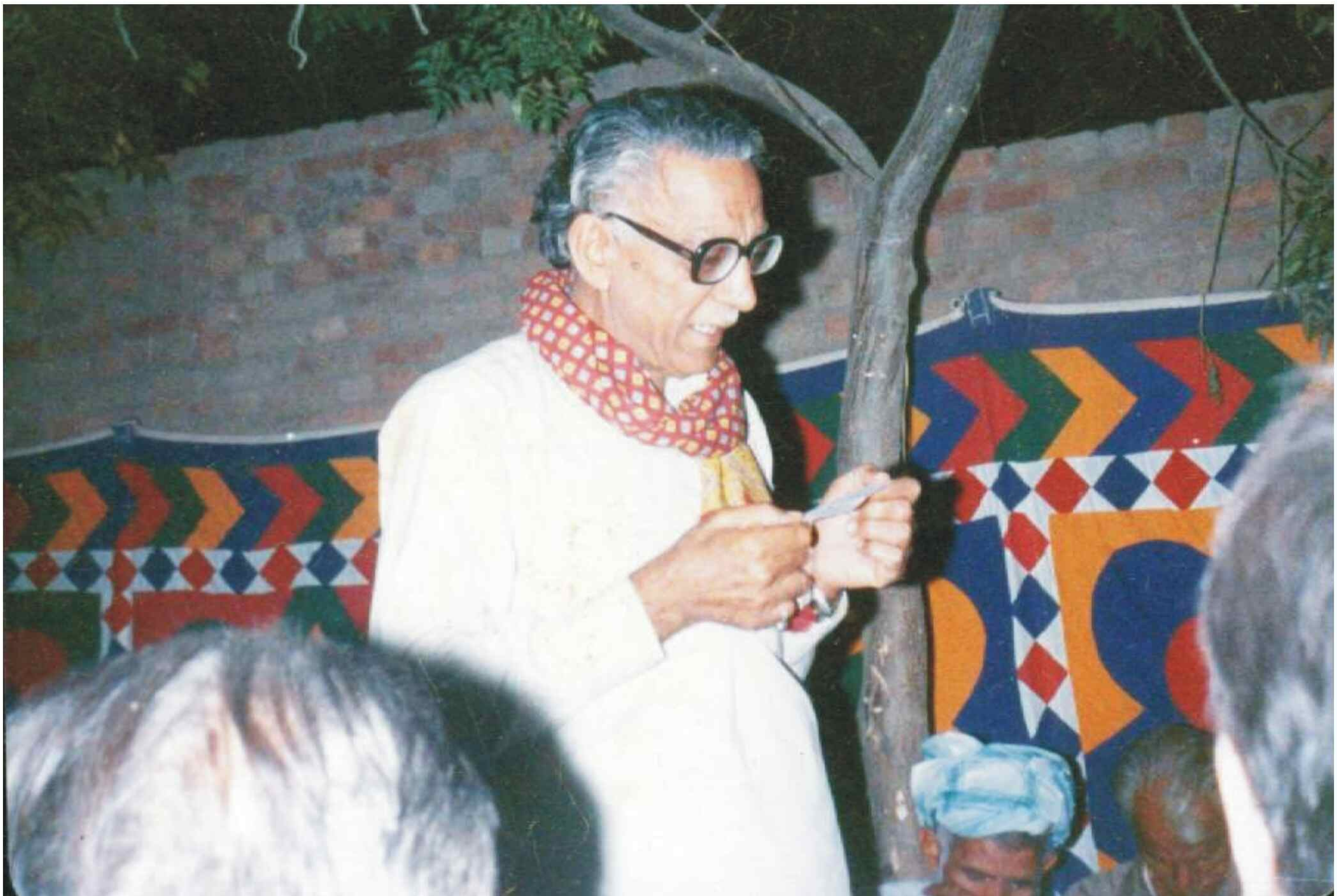

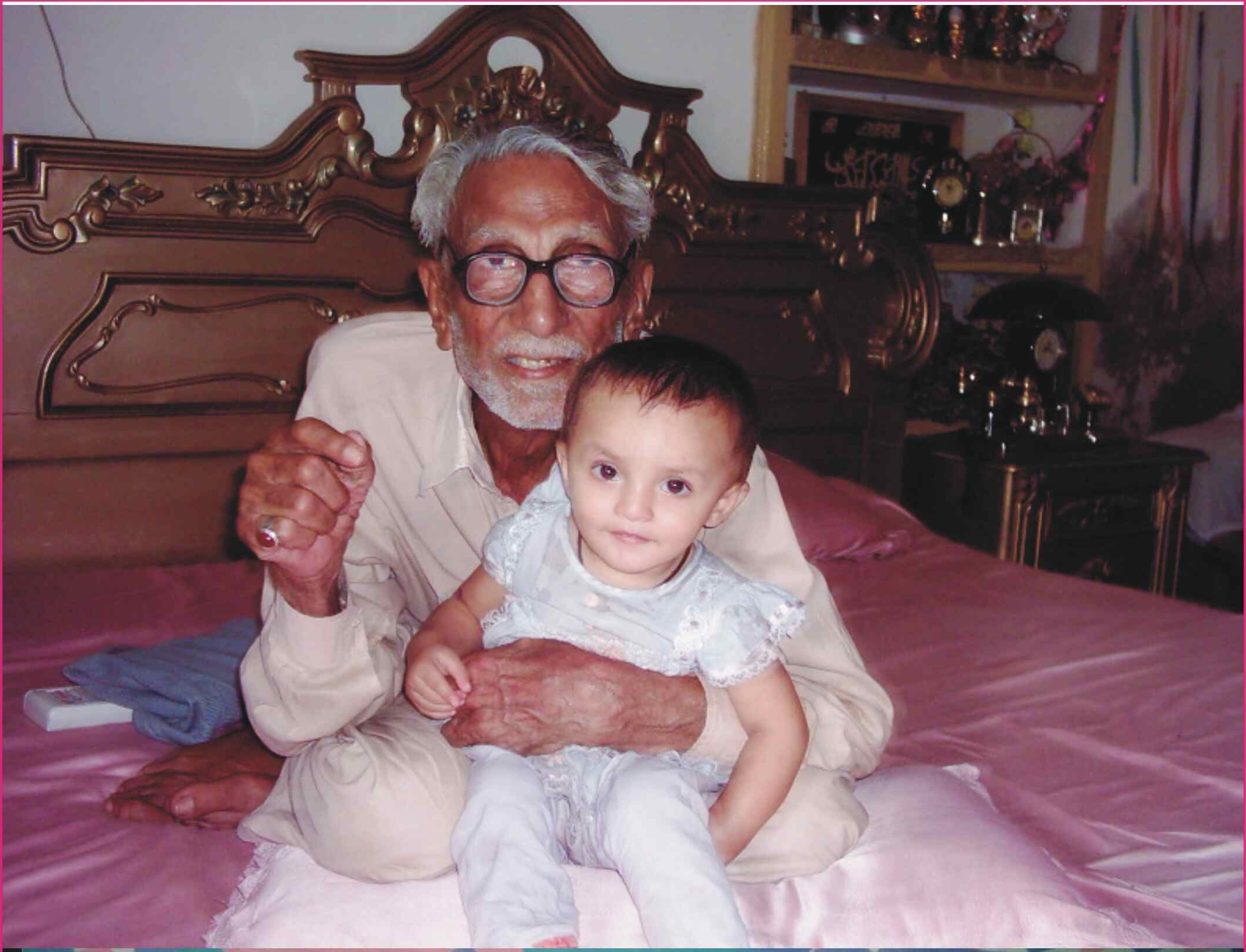

'98 1 1

امیر اختر بھٹی رح کے چند اشعار عبدالرحمٰن عزیز کی صاحبزادی حافظہ خنساء رحمٰن کے کیلئے

عبدالرحمٰن کی میں ہوں بچنیاں
بچنیاں بچنیاں
امی کے دل کی میں ہو چمنیاں
چمنیاں چمنیاں
خنساء نام ہے برکت والا
فضل و کرم کی میں ہوں
نشنیاں نشنیاں
کلمہ دم دم رہے زباں پر
رب سائیں کی رہوں
سخنیاں سخنیاں
اللہ پوری کرے گا حسرت
نبی کے در کی میں بنو جوگنیاں
جوگنیاں جوگنیاں

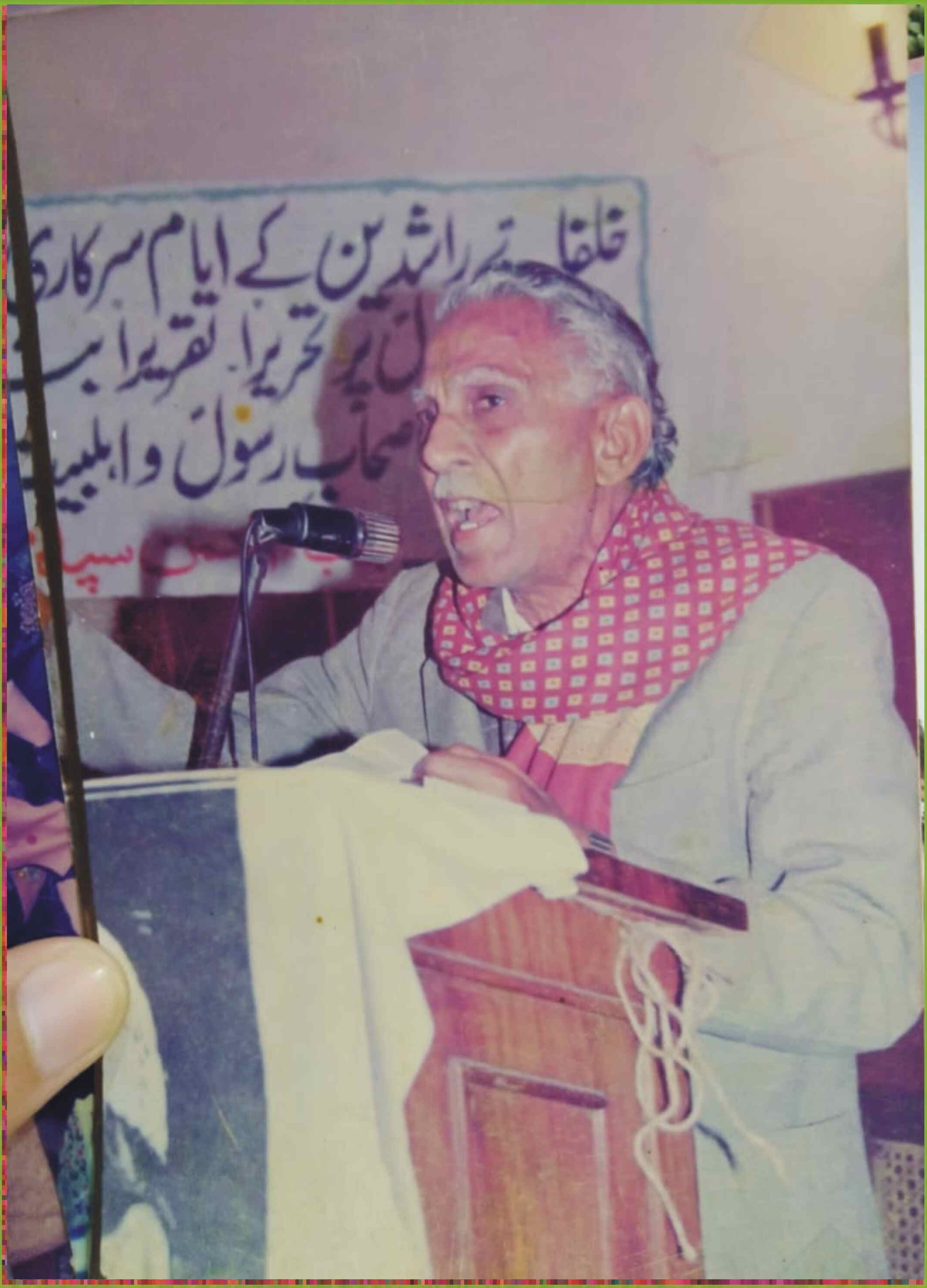
خلفائے راشدین کے ایام سرکاری

حمدِ ربِّ جلیل

یہ تیرا فلک یہ تیری زمیں تیری شان جَلَّ جَلَالُہٗ
تیری کائنات ہے دل نشیں تیری شان جَلَّ جَلَالُہٗ

یہ ستارے چاند یہ کہکشاں تیرے حکم پر ہیں رواں دواں
تیرا نام ربُّ العالمین تیری شان --- جَلَّ جَلَالُہٗ

تُو ہے لَمْ یَلِدْ تُو وَلَمْ یُولَدْ تیری ذات ہے کُفُوًا اَحَدا
تیرا کوئی بھی نہیں جانشیں تیری شان جَلَّ جَلَالُہٗ

تیری بات نور ہی نور ہے یہ تجھے دلوں کا سُرور ہے
تیرا حرف حرف حسیں حسیں تیری شان جَلَّ جَلَالُہٗ

تُو رحیم ہے تُو بصیر ہے تُو کریم ہے تُو قدیر ہے
میرا کوئی تیرے سوا نہیں تیری شان جَلَّ جَلَالُہٗ

تیرا ذکر کرتے ہیں لوگ سب تیرا ورد ہوتا ہے روز و شب
تیرا حمد کرتے ہیں مُرسلیں تیری شان جَلَّ جَلَالُہٗ

تیری بندگی ہے مری غذا یہ تیرے کرم کی ہے انتہا
میری شام شام ہے سُرمگیں تیری شان جَلَّ جَلَالُہٗ

یہ غریب اخترِ بے نوا بھی ایک اس کی ہے التجا
تیرے در پہ جُھکی رہے جبیں تیری شان جَلَّ جَلَالُہٗ

دُعا

الٰہی یہی ہم دُعا مانگتے ہیں
تیری شفقتوں کی نوا مانگتے ہیں

جگا دے ہمیں خوابِ غفلت سے مولا
تیرا ذکر حمد و ثنا مانگتے --- ہیں

تجلّی جو دیکھی تھی موسےٰؑ نے تیری
وہ کوہ طور والی ضیا مانگتے ہیں

اشارے پہ تیرے جُھکا دی تھی گردن
ذبیح اللہؑ والی ادا مانگتے ہیں

جو صدیقؓ، فاروقؓ عثمانؓ پائی
اے مولا وہ شرم و حیا مانگتے ہیں

ہتھیلی پہ جاں رکھ کے بستر پہ سوئے
علی مرتضےٰؓ کی وفا مانگتے ہیں

صحابہؓ کی پُر ذوق اُلفت کی چاہت
اُسی عشق کی ہم بقا مانگتے ہیں

تابندہ ہوا حق شہیدوں کے خون سے
وہ ایثار و صبر و عطا مانگتے ہیں

ستارۂ اسلام چمکے جہاں میں
وہ روشن منور نگاہ مانگتے ... ہیں

تمنا یہی ہے فقط عاصیوں کی
نہ کچھ بھی خدا کے سوا مانگتے ہیں

پریشاں ہیں اختر مریضِ تغافل
باصدقہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ شفا مانگتے ہیں

چھلکتے ہیں آنسو سیاہ کار ہیں ہم
تیری رحمتوں کے طلبگار ہیں ہم

کوئی طاقت میرے مسلک کو گھٹا سکتی نہیں
غیر شرعاً بات کوئی لب پہ آ سکتی نہیں
میں فدائے مصطفےٰ ﷺ ہوں میرا کامل ہے یقیں
آگ دوزخ کی مجھے ہرگز جلا سکتی نہیں

دُعا

خُداوند ہم پر کرم کی نظر ہو
کرم کی نظر ہو تو نورِ سحر ہو

یہ خواہش ہماری محمدؐ کا در ہو
محمدؐ کا در ہو یہی اپنا گھر ہو

بہ عشقِ ذی شان وفائے صبر ہو
تمنا تیری ہر دَم سوزِ جگر ہو

میری انتہائے جنونِ محبت
جُھکے سر ہمیشہ مدینہ جدھر ہو

گناہوں کو ہے ناز بخشش پہ تیری
کرم تیرا مولا نہ خوفِ قہر ہو

فضلِ کبریا کا نہ دوزخ کا ڈر ہو
زباں پر ہو کلمہ میرا جب سفر ہو

یہ مانا اے مولا خطا کار ہیں ہم
تیری رحمتوں کے طلبگار ہیں ہم

NOVEMBER 1998

S	M	T	W	T	F	S	S	M	T	W	T	F	S	S	M	T	W	T	F	S	S	M	T	W	T	F	S	S	M
1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28	29	30

اللہ اللہ کردے جاؤ

اللہ اللہ کردے جاؤ
کلمہ ہر دم پڑھدے جاؤ

سجدے کر کے منگو دُعاواں
ہو جاون گیاں معاف خطاواں
عرشوں رحمت رب دی آسیں
جھولی اپنی بھردے جاؤ!
اللہ اللہ کردے جاؤ
کلمہ ہر دم پڑھدے جاؤ

کوئی شریک کدے نئیں اُس دا
او رازق اے داتا سب دا
او ہے مالک او ہے خالق
اُہدے در توں منگدے جاؤ
اللہ اللہ کردے جاؤ
کلمہ ہر دم پڑھدے جاؤ

عدل ہوسیں تے ماریا جاسیں
فضل ہوسیں تاں سب کجھ پاسیں
کم کوئی نئیں چنگا ساڈا
اُہدی ذات توں ڈردے جاؤ
اللہ اللہ کردے جاؤ

اِک دن جانا قبرِ وِچ اے
نیک عمل بنہیں رکھوائے
چارے پاسے چانن ملسیں
بدیاں کولوں بچدے جاؤ
اللہ اللہ کردے جاؤ
کلمہ ہر دم پڑھدے جاؤ

حق دی ہر تھاں شمع جگا کے
سارے ساتھی ساتھ مِلا کے
بسم اللہ دا ورد ... کما کے
شوہ دریاواں تردے جاؤ
اللہ اللہ کردے جاؤ
کلمہ ہر دم پڑھدے جاؤ

شرک کدے نہ اختؔر کریے
توبہ توبہ کردے رہیے
اُوہے مالک روز جزا دا
جھلیاں نوں سمجھاندے جاؤ
اللہ اللہ کردے جاؤ!
کلمہ ہر دم پڑھدے جاؤ

نعت رسولِ مقبول ﷺ

دلوں کا سہارا ہے نام محمد ﷺ

ملا ہے خدا بھی بنامِ محمد ﷺ

گئے جو مدینے گناہ دُھل گئے سب

ہے جاری وہاں فیضِ عامِ محمد ﷺ

قطب بن گیا کوئی بنا غوثِ اعظم

سُنا جس نے دل سے پیامِ محمد ﷺ

کھڑے ایک صف میں ہیں شاہ و گدا بھی

بڑا دل نشیں ہے نظامِ محمد ﷺ

جونہی لب ہلے مسکرائیں فضائیں

ہے انوارِ رحمت کلامِ محمد ﷺ

ہیں دونوں جہاں اِن کے قدموں کے نیچے

زمانے کے خیر الاَنام محمد ﷺ

سجاتے رہیں گے میلادوں کی محفل

ملا ہے یہ ہم کو انعامِ محمد ﷺ

ہمیشہ میں جاری رکھوں گا اے اختر

زباں پر درود و سلامِ محمد ﷺ

درود پڑھتے چلو

عَلم نبیؐ کا اُٹھا کر درود پڑھتے چلو
نظر نظر سے ملا کر درود پڑھتے چلو

ستارہ دین کا بن کر فضائیں چمکا دو
ہر اک بشر کو جگا کر درود پڑھتے چلو

بسا کے گنبدِ خضرا کو اپنی آنکھوں میں
جبینیں اپنی جُھکا کر درود پڑھتے چلو

بلند اور کرو روشنی فصیلوں پر
چراغ دل کے جلا کر درود پڑھتے چلو

ستارے چاند فلک جو متے نظر آئیں
جہاں کو ساتھ ملا کر درود پڑھتے چلو

جو بھول بیٹھے ہیں غفلت سے دین کی راہیں
انہیں بھی اپنا بنا کر درود پڑھتے چلو

نظر جو آئیں کہیں پر نشان ظلمت کے
وہ داغ سارے مٹا کر درود پڑھتے چلو

بچا لو اپنے لیے تم بھی زادِ رہِ آخر
دُعا کے پھول سجا کر درود پڑھتے رہو

صلی اللہ علیہ وسلم

بعد از اللہ تیرا رتبہ صلی اللہ علیہ وسلم
اعلیٰ ارفع تیرا درجہ صلی اللہ علیہ وسلم

پھول کی پتیاں لب دونوں ہیں کالی کملی کاندھے پر
سوہنا مکھڑا میٹھا لہجہ صلی اللہ علیہ وسلم

پشت پہ مہرِ نبوت جگ مگ نوری جلوے آنکھوں میں
رحمتِ عالم بخششِ عقبہ صلی اللہ علیہ وسلم

تو محبوبِ خدا برحق ہے تیرا ثانی کوئی نہیں
افضل اجمل اکمل طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم

راز و نیاز کی پیاری باتیں عرشِ علیٰ پر خالق سے
نہ کوئی دوری نہ کوئی پردہ صلی اللہ علیہ وسلم

قرب ملا معراج کی شب کو اُمت سب بخشائی تُو نے
عرشِ بریں پر کر کے سجدہ صلی اللہ علیہ وسلم

جو بھی عاصی در پہ پہنچا عیبوں سے وہ پاک ہوا
جنت تیری تیرا ہی کعبہ صلی اللہ علیہ وسلم

حسرت ہے یہ میرے دل کی آقا پوری ہو جائے
دیکھوں آکر تیرا روضہ صلی اللہ علیہ وسلم

ورد درود رہے گا جاری ذکر تمہارا گونجے گا
گاؤں گاؤں قریہ قریہ صلی اللہ علیہ وسلم

فکر نہیں محشر کی اختر اُمتی میں بھی ان کا ہوں
شافع ہے جو روزِ جزا کا صلی اللہ علیہ وسلم

...بے مثالی ہے

وہ محبوبِ خدا جس کا نگر بھی بے مثالی ہے
وہ نورِ تا اَبد جس کی نظر بھی بے مثالی ہے

وہ رحمت سب جہانوں کی وہ شافع روزِ محشر کا
اِدھر بھی بے مثالی ہے اُدھر بھی بے مثالی ہے

بُلایا اپنی چاہت سے خدا نے کملی والے کو
زمیں سے عرشِ عُلیٰ تک سفر بھی بے مثالی ہے

گئے وہ مسجدِ اقصیٰ امام الانبیاء بن کر
وہ شب بھی بے مثالی ہے سحر بھی بے مثالی ہے

وہ جن کے حکم سے کلمہ پڑھا تھا سنگ ریزوں نے
وہ جن کا معجزہ شق القمر بھی بے مثالی ہے

گناہ سب دُھل گئے اُن کے جو پہنچے نوری چھاؤں میں
وہ رحمت کا وہ بخشش کا شجر بھی بے مثالی ہے

خدا کے بعد بس وہ ہیں نہ ایسا کوئی پھر ہو گا
وہ نورِ لم یزل خیر البشر بھی بے مثالی ہے

وہ جس کے دَم سے قائم ہے یہ ساری کائنات اختر
نبوت ختم ہے جس پہ وہ گھر بھی بے مثالی ہے

نعت شریف

رفتہ رفتہ میرے آقا جس طرف چلتے گئے
رفتہ رفتہ پھول ہر اک گام پر کھلتے گئے

کس قدر تھیں کفر کی تاریکیاں حدِ نظر
رفتہ رفتہ حق پرستی کے دیئے جلتے گئے

حکمِ ربانی ہوا جب بُت پرستی شرک ہے
رفتہ رفتہ آذری بُت ٹوٹ کر گرتے گئے

نرم لہجہ بات پیاری دل نوازی بے مثال
رفتہ رفتہ دشمنِ جاں، جاں فدا بنتے... گئے

شرک کی منحوس رسمیں غرقِ دریا ہو گئیں
رفتہ رفتہ کفر کے نام و نشاں مٹتے گئے

ہو گئے پھر فیض جاری رحمتوں کے چار سُو
رفتہ رفتہ لوگ اپنی جھولیاں بھرتے گئے

مصطفیٰ کا پیار اختر ہر بشر کو مل گیا
رفتہ رفتہ اُلفتوں کے کارواں بڑھتے گئے

محمد صلو اعلیہ وآلہ ہمارا

خدا نے کہا جب محمد صلو اعلیہ وآلہ ہمارا

نبی سب پکارے محمد صلو اعلیہ وآلہ ہمارا

فرشتے بھی بولے محمد صلو اعلیہ وآلہ ہمارا

پرند چہچہائے محمد صلو اعلیہ وآلہ --- ہمارا

فلک مسکرایا محمد صلو اعلیہ وآلہ ہمارا

قمر سر جھکایا محمد صلو اعلیہ وآلہ --- ہمارا

حوریں گنگنائیں محمد صلو اعلیہ وآلہ ہمارا

ستارے بھی چمکے محمد صلو اعلیہ وآلہ ہمارا

پہاڑ و شجر موج دریا سمندر

سبھی کہہ رہے تھے محمد صلو اعلیہ وآلہ ہمارا

یتیموں کا والی ہے خاتم نبوت

بڑی شان والا محمد صلو اعلیہ وآلہ ہمارا

دو عالم کی رحمت ہے کامل و افضل

شفیع و مزمل محمد صلو اعلیہ وآلہ ہمارا

درود و سلام خود خدا جس پہ بھیجے

وہ ہے کملی والا محمد صلو اعلیہ وآلہ ہمارا

روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر پڑھی جانے والی نعت

احسان ہے زمانوں پر ---

تیرے جمال کا چرچا ہے آسمانوں پر
تیرے وجود کا احسان ہے زمانوں پر

تیری نگاہوں کے جلوے ازل سے جاری ہیں
تیرا کرم تیری رحمت ہے دو جہانوں پر

نشان تُو نے دیے ہیں جو حق پرستی کے
جبینیں جُھکتی رہیں گی انہی نشانوں پر

تمہارے نور کی کرنیں برستی رہتی ہیں
غلام ہیں جو تیرے اُن کے آستانوں پر

یہ فیصلہ ہے ہمارا کہ تیری اُلفت میں
دیئے جُلا کے رکھیں گے ہم آشیانوں پر

مَیں نعت لکھتا ہوں جب بھی تیری محبت میں
ستارے آ کے چمکتے ہیں میرے شانوں پر

یہی ہے خواہش آقا تیرے غلاموں کی
کہ تیرا نام ہمیشہ رہے زبانوں پر

...دل میں بسا کے بیٹھو

صورت نبیؐ کی پیاری دل میں بسا کے بیٹھو
اے دوستو... ادب سے حلقہ بنا کے بیٹھو

خیر البشرؐ وہی ہیں خیر الوریٰ وہی ہیں
محبوبِ کبریا ہیں بعد از خدا وہی ہیں
یہ چاند یہ ستارے قائم ہیں اُن کے دَم سے
سردارِ انبیاء ہیں ماہِ لقا... وہی ہیں
صورت نبیؐ کی پیاری دل میں بسا کے بیٹھو
اے دوستو ادب سے حلقہ بنا کے بیٹھو

لو نام جب بھی اُن کا صلے علیٰ کہو تم
نور الہدیٰ کہو تم شمس الضحیٰ کہو تم
کیا خاک[1] کی ہے نسبت عرشِ بریں پہ جائے
نوری ہیں نور ہیں وہ یہ بر ملا کہو تم
فانوس عظمتوں کے دل میں جلا کے بیٹھو
اے دوستو ادب سے حلقہ بنا کے بیٹھو

رب نے بُلا لیا تھا معراج تھا ضروری
دیدار والی چاہت یوں ہو گئی تھی پوری
راز و نیاز کی پھر کیا کیا ہوئی تھیں باتیں
کوئی نہیں تھا پردہ کوئی نہیں تھی دُوری

---

۱ جسمانی خلقت کے اعتبار سے تو بشر ہیں لیکن اپنی عظمت اور تقدس کی وجہ سے نوری مخلوق سے بڑھ کر ہیں

صورت نبیؐ کی پیاری دل میں بسا کے بیٹھو
اے دوستو ادب سے حلقہ بنا کے بیٹھو

وہ ہیں ہمارے آقا ہم ہیں غلام اُن کے
سب رحمتیں ہیں ان کی لاکھوں انعام اُن کے
اُن کے ہی نام سے ہے روشن جہان سارا
یہ کائنات[1] اُن کی یہ صبح و شام اُن کے

فانوس عظمتوں کے دل میں جلا کے بیٹھو
اے دوستو ادب سے حلقہ بنا کے بیٹھو

اختر چلو مدینے وہ ہے مقامِ عالی
دونوں جہاں کے محسن دونوں جہاں کے والی
زلفیں چمک رہی ہیں مکھڑا ہے ماہ تابی
پھولوں کے حُسن میں ہے اُن کے لبوں کی لالی

آجاؤ اُلفتوں کے گلشن سجا کے بیٹھو
فانوس عظمتوں کے دل میں جلا کے بیٹھو

[1] یوں تو ساری کائنات اللہ رب العزت کی پیدا کردہ ہے وہی اس کا مالک ہے اور اُسی کے قبضۂ قدرت میں سارا نظام ہے دن رات، چاند تارے، سورج، زمین غرض کہ کائنات کی ہر چیز رب ہی کی ملکیت ہے۔ اس شعر میں اِس طرف اشارہ ہے جہاں فرمایا گیا کہ اے محبوبؐ ساری کائنات تیرے اعزاز کے لیے پیدا کی گئی ہے اگر میں تجھے پیدا نہ فرماتا تو کچھ پیدا نہ کرتا شاعر نے اسی مفہوم کو اُجاگر کرنے کی کوشش کی ہے۔

روضۂ رسول ﷺ پر پڑھی جانے والی
نعت شریف

دُعائیں مانگنے ہم آ گئے ہیں یا رسول اللہ ﷺ
دلوں کو جگمگانے آ گئے ہیں یا رسول اللہ ﷺ

ندامت سے جُھکا کر سر میرے آقا تیرے در پر
نصیب اپنا جگانے آ گئے ہیں یا رسول اللہ ﷺ

نہ کوئی فکر جنت کی نہ کوئی غم ہے دُنیا کا
تجھے پا کر بہت کچھ پا گئے ہیں یا رسول اللہ ﷺ

خدا خود روزِ محشر یہ کہے گا کملی والے سے
یہ دیوانے تمہارے آ گئے ہیں یا رسول اللہ ﷺ

خفا کچھ لوگ ہو جاتے ہیں تیری نعت پڑھنے سے
یہ کیسے اب زمانے آ گئے ہیں یا رسول اللہ ﷺ

دو عالم تیرے قدموں میں شفیع المذنبیں تم ہو
سہارا بس یہی ہم پا گئے ہیں یا رسول اللہ ﷺ

جو مانگا مل گیا اختر غلاموں کو غلاموں سے
تیرا لطف و کرم ہم پا گئے ہیں یا رسول اللہ ﷺ

نوٹ: کائنات کا خالق و مالک صرف اللہ وحدہٗ لاشریک ہے۔ حضور کریم ﷺ نے فرمایا جب تم دُعا مانگو تو پہلے مجھ پر درود بھیجو تاکہ تمہاری دُعا کو شرفِ قبولیت حاصل ہو۔

روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر پڑھی جانے والی

نعت شریف

یا مصطفےٰ صلی علیٰ تیرے جیسا کوئی نہیں
رب بھی کرے تیری ثنا تیرے جیسا کوئی نہیں

خلقِ خدا کے واسطے لاکھوں نبیؑ آئے مگر
شمس الضحیٰ نور الہدیٰ تیرے جیسا کوئی نہیں

تیرا لقب اے شاہِ دیں خیر البشر نور الامیں
چرچا تیرا ارض و سما تیرے جیسا کوئی نہیں

رنگت تیری کلیوں میں ہے خوشبو تیری پھولوں میں ہے
کہتی پھرے بادِ صبا تیرے جیسا کوئی نہیں

تابانیٔ شمس و قمر رنگینیٔ شام و سحر
ہر سمت ہے چرچا تیرا تیرے جیسا کوئی نہیں

شاہِ اُمم کملی تیری چھاؤں ہے اس کی بہت گھنی
ختم الرُسل خیر الوریٰ تیرے جیسا کوئی نہیں

بعد از خُدا رتبہ تیرا یہی ابتدا یہی انتہا
تُو "رازِ دانِ کبریا" تیرے جیسا کوئی نہیں

اختر کی ہے یہ التجا اے صاحبِ جود و سخا
مجھے گنبد خضرا دکھا تیرے جیسا کوئی نہیں

روضۂ اقدس پر پڑھی جانے والی

نعت شریف

خیر ہے تیرا لقب قرآن ہے تیری کتاب
دو جہاں کی وسعتیں قریہ بہ قریہ ہم رکاب

بوبکرؓ فاروقؓ عثمانؓ حیدرِ کرار ہیں
مہکتے ہیں چار جانب تیرے گلشن کے گلاب

اِس طرف بھی رحمتیں ہیں اُس طرف بھی شفقتیں
میرا جینا بھی ثوابی میرا مرنا بھی ثواب

تیرا پھیلاؤ وسیع ہے تیری چھاؤں بھی گھنی
سب تمہاری برکتیں ہیں فیض تیرا بے حساب

تیرے ابرو دل نشیں ہیں نور سے روشن جبیں
آفتابی ہیں نگاہیں کالی کملی لاجواب

معجزہ آقا تمہارا آج بھی ہے سامنے
کر دیا انگلی سے شق نیلے فلک پر ماہتاب

قبر میں جب بھی فرشتے مجھ سے پوچھیں گے سوال
نعت گوئی عمر بھر کی پیش کر دوں گا حساب

S 1 | M 2 | T 3 | W 4 | T 5 | F 6 | S 7 | S 8 | M 9 | T 10 | W 11 | T 12 | F 13 | S 14 | S 15 | M 16 | T 17 | W 18 | T 19 | F 20 | S 21 | S 22 | M 23 | T 24 | W 25 | T 26 | F 27 | S 28 | S 29 | M 30

منقبت

در مدحتِ اصحابِ رسولؐ

یہ محفل ہے صحابہؓ کی سحر تک بیٹھنا ہوگا
جُھکا کر اپنی آنکھوں کو ادب سے بولنا ہوگا

بنامِ مصطفیٰؐ مِل کر دُعائیں مانگ لو رب سے
فلک سے رحمتیں آئیں گی دامن کھولنا ہوگا

جو بے دینی کا لاوا بڑھ رہا ہے شہر کی جانب
کسی صورت کسی پہلو اُسے بھی روکنا ہوگا

مظالم سہہ رہے ہیں روز و شب جو دین کی خاطر
ہمیں تو اُن کے آزردہ دِلوں کو جوڑنا ہوگا

جو ظالم شرک کرتے ہیں ہٹا دو اُن کو راہوں سے
کُھلے ہیں بدعتوں کے در انہیں بھی توڑنا ہوگا

عَدُوّ ہیں جو صحابہؓ کے وہ باغی ہیں نبوت کے
انہیں فی النار کرنے کا طریقہ سوچنا ہوگا

منافق کی شریعت میں سزا کی حد کہاں تک ہے
ہمیں قرآن سے یہ فیصلہ بھی پوچھنا ہوگا

وہ بندے شیر دل ہیں جو صحابہؓ کے ہیں شیدائی
اُنہیں تو ریشمی پھولوں میں اختر تولنا ہوگا

دیا صداقت کا یاد رکھنا

ہماری رگ رگ میں بہہ رہا ہے لہو شرافت کا یاد رکھنا
جو راہِ حق میں کٹا دیا ہے وہ سر شہادت کا یاد رکھنا

سنوارے جس نے تمام رشتے صدیقؓ بن کر محبتوں کے
زمانہ سارا ہے جس سے روشن دیا صداقت کا یاد رکھنا

عدو کے فتنے کچل دیے تھے گلے لگایا تھا رہبر کو
عظیم چھاؤں گھنی تھی جس کی شجر عدالت کا یاد رکھنا

قدم قدم پہ نثار کرتا رہا ہمیشہ جو مال و زر کو
لقب غنیؓ کا ملا تھا جس کو وہ در سخاوت کا یاد رکھنا

اکھاڑ پھینکا تھا بابِ خیبر کو ایک جنبش سے آگے بڑھ کر
جو قوتوں میں عظیم تر ہے وہ گھر شجاعت کا یاد رکھنا

سنو یہ فرمان مصطفیٰ ﷺ کا میرے صحابہؓ سے پیار کرنا
یہی نشانی ہے مومنوں کی سبق اطاعت کا یاد رکھنا

ارادہ جنت میں جانے کا ہے تو حبِ صحابہؓ ہے شرطِ اول
یہ اعلیٰ ارفع ہیں پھول اختر چمن رسالت کا یاد رکھنا

انجام و نصیحت

تیری بادشاہی کہاں تک چلے گی
بتوں کی خدائی کہاں تک چلے گی

کب تک جیو گے مرنا ہے تم کو
اِک دن لحد میں اُترنا ہے تم کو
یہ گھر بار دولت بچھڑنا ہے تم کو
بڑی مشکلوں سے گذرنا ہے تم کو

تیری خود نمائی کہاں تک چلے گی
بتوں کی خدائی کہاں تک چلے گی

صحابہؓ کا منکر رسالت کا منکر
یہ ظالم ستم گر خلافت کا منکر
صداقت کا منکر عدالت کا منکر
سخاوت کا منکر شجاعت کا منکر

تیری بے حیائی کہاں تک چلے گی
بتوں کی خدائی کہاں تک چلے گی

تبرا کرے گا جہنم ملے گا
قیامت کے دن ہائے ہائے کرے گا
خدا کے غضب کا شکنجہ چڑھے گا
نہ کوئی تمہاری سفارش کرے گا

تیری کج ادائی کہاں تک چلے گی؟
بتوں کی خدائی کہاں تک چلے گی؟

دلوں میں تمہارے عداوت ہے کیسی؟
تیری ہر نظر میں رقابت ہے کیسی؟
قدم بہ قدم پر شرارت ہے کیسی؟
نبی کے چمن سے بغاوت ہے کیسی؟

تیری کم نگاہی کہاں تک چلے گی
بُتوں کی خدائی کہاں تک چلے گی

صحابہؓ کی اُلفت کو دل میں بسا لو
صحابہؓ کی عظمت کو سینے لگا لو
نظر سے کدورت کے پردے ہٹا لو
ابھی وقت ہے اپنا ایمان بچا لو

تیری بے وفائی کہاں تک چلے گی
بُتوں کی خدائی کہاں تک چلے گی

یہ بد کلامی یہ سینہ زوری یہ خود سری کی علامتیں ہیں
گلی گلی میں ہے فتنہ بازی قدم قدم پر قیامتیں ہیں
میرے صحابہؓ سے پیار رکھنا نبی ﷺ کا فرمان ہے یہ اختر
جلیں گے دوزخ کی آگ میں وہ، دلوں میں جن کے عداوتیں ہیں

اطاعت دیکھتے جاؤ

نبیؐ کے جانثاروں کی محبت دیکھتے جاؤ
رسالت کے ستاروں کی صداقت دیکھتے جاؤ

جو در پہ آگیا سائل جو گھر میں تھا دیا اُس کو
خدا کے نیک بندوں کی قناعت دیکھتے جاؤ

یہ پیکر ہیں شرافت کے، گلابوں کی یہ خوشبوئیں
چلے آؤ پیمبرؐ کی امانت دیکھتے جاؤ

جو مال و زر تھا لاکر رکھ دیا آقا کے قدموں میں
ذرا اِن باوفاؤں کی اطاعت دیکھتے جاؤ

اِدھر تھے مٹھی بھر مومن اُدھر کفار کا لشکر
اُحد کے شہسواروں کی شجاعت دیکھتے جاؤ

نہ دیکھا خون اپنا ہے نہ سوچا دِل پہ کیا گزرے
لگا دی حدِ شریعت کی، عدالت دیکھتے جاؤ

خدا راضی نبیؐ راضی فلک راضی زمیں راضی
یہ عظمت ہے صحابہؓ کی فضیلت دیکھتے جاؤ

گلستانِ نبوت کے یہ سارے پھول ہیں پیارے
نرالی شان ہے اِن کی حقیقت دیکھتے جاؤ

لکھی ہے منقبت پی کر پیالہ آبِ زم زم کا
ضعیفِ جان اختر کی عقیدت دیکھتے جاؤ

حق ہی حق ہین چارے یار

اُچی عظمت اُچی شان حق ہی حق ہین چارے یار
ساڈی عزت ساڈی جان حق ہی حق ہین چارے یار

بعد نبی دے رَل کے اناں
دین دی شان ودھائی
جرأت عدل شجاعت والی
ہر تھاں شمع جلائی
اے ہین ساڈا دین ایمان
حق ہی حق ہین چارے یار

حق دی خاطر شام سویرے
حق دیاں باتاں کردے
ہردے اُتے کفنی بَن کے
جنگاں دے وِچ لڑدے
ہو گیا راضی رب رحمان
حق ہی حق ہین چارے یار

نغمے گاؤ بوبکرؓ، فاروقؓ
عثمانؓ، علیؓ دے
اک دوجے توں وَدھ کے
ہین چارے یار نبی دے
ساری اُمت دے سلطان
حق ہی حق ہین چارے یار

ذکر صحابہؓ قریہ قریہ
رل کے کردے جاؤ
عرشوں ملسی رحمت رب دی
جھولیاں بھردے جاؤ
اے ہے مومن دی پہچان
حق ہی حق ہن چار یار
اک صدیقؓ تے دوجا عمرؓ
تیجا ذوالنورینؓ
چوتھا حیدرؓ اے ہن ساڈے
چار نور العین
دین محمد دی اے شان
حق ہی حق ہن چارے یار
بد کلامی کرن والا
دوزخ دے وچ سڑسیں
اوظالم اس دنیا اُتے
آخر پھٹ کے مرسیں
میرے مولا دا فرمان
حق ہی حق ہن چارے یار

کہاں یہ معجزہ ہوتا

اگر صدیقؓ نہ ہوتے تو ان کا ذکر کیا ہوتا
نہ یہ محفل سجی ہوتی نہ میں نے کچھ لکھا ہوتا
نہ ہوتے وہ تو پھر کیسے، چمکتے چاند کی مانند
صداقت کے اجالوں کا چرچا جا بجا ہوتا
کوئی بوبکرؓ سے بڑھ کر اگر ہوتا تو کیا ہوتا
نہ ایسا ہمسفر ہوتا نہ ایسا دلرُبا ہوتا
نہ لے آتے وہ آقاؐ کو بٹھا کر اپنے کاندھوں پر
تو غارِ ثور کا یارو نہ کوئی تذکرہ ہوتا
نبیؐ کا سر تھا جھولی میں اُدھر سوراخ پر پاؤں
مٹا دی زہر لب لا کر کہاں یہ معجزہ ہوتا
وہ عاشق تھے رسالت کے وہ ارفع تھے اطاعت میں
اگر وہ آج پھر ہوتے نہ کوئی کج ادا ہوتا
محبت سے صحابہؓ کو سجایا اپنے دامن میں
وگرنہ دین کی تسبیح کا ہر دانہ جُدا ہوتا
یہ رشتے غمگساری کے صلے ہیں جانثاری کے
نہ سوتے دائیں پہلو میں نہ یہ رُتبہ ملا ہوتا

حقیقت کو سمجھ لیتے اگر یہ آج کے "مومن"
نہ کوئی بے ادب ہوتا نہ کوئی بے حیا ہوتا
میرے صدیق اکبرؓ کے بڑے احسان ہیں اختر
یہ دُنیا چومتی اُن کا جہاں بھی نقشِ پا ہوتا

عظمتِ اسلام کی شمعیں جلاؤ جا بجا
عاصیوں کی سب خطائیں معاف کر دے گا خدا
پیار تیئس سال جن سے مصطفیٰ ﷺ کرتے رہے
اُن کے نغمے محفلوں میں تم سُناؤ برملا

جانے نہ اہلِ بیت کو انسان نہیں ہے وہ
فاسق بڑا ہے صاحبِ ایمان نہیں ہے وہ
خیر الوریٰ کے چاروں خلیفے ہیں محترم
مانے نہ جو عمرؓ کو مسلمان نہیں ہے وہ

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ

کر رہے ہیں آج ہم صدیق اکبرؓ کو سلام
کملی والے کی نظر میں جس کا ہے پہلا مقام

عظمتِ اسلام کا صدیقؓ ہے اک شہسوار
صاف گو اور نیک سیرت یہ نبیؐ کا جانثار

یہ شجاع تھا بے مثالی یہ جری جانباز تھا
ہمسفر تھا زندگی میں غارِ ثور ہمراز تھا

ابوبکرؓ تھا یار بھی دلدار بھی ... غمخوار بھی
دشمنوں کے واسطے اِک آہنی دیوار بھی

کفر سے اعلانِ جنگ جب مصطفٰےؐ نے کر دیا
گھر کا سارا مال و زر قدموں میں لا کر رکھ دیا

دیکھ کر دولت یہ ساری بولے پھر شاہِ اممؐ
اپنے گھر کے واسطے کیا چھوڑ کر آئے ہو تم

گھر میں آقاؐ نام تیرا چھوڑ کر آیا ہوں مَیں
سارے رشتے سارے ناطے توڑ کر آیا ہوں مَیں

ابوبکرؓ کو کملی والے کی اطاعت چاہیے
یارسول اللہؐ مجھے تیری محبت چاہیے

کملی والے کی نظر اک دن امامت مل گئی
کچھ دنوں کے بعد دنیا کی خلافت مل گئی
یہ تھا فیضانِ نبیؐ صدیقؓ کو عزت ملی
زندگی میں دوستی زیرِ زمین قربت ملی
شان کوئی بھی صحابہؓ کی گھٹا سکتا نہیں
بِن محبت کوئی بھی جنت میں جا سکتا نہیں

عمرؓ عمرؓ ہے عمرؓ کی کوئی مثال نہیں
جہاں میں ایسا کوئی صاحبِ جلال نہیں
جو سو رہا ہے نبوت کے بائیں پہلو میں
قسم خدا کی اُسے کوئی بھی زوال نہیں

ابھی ایمان زندہ ہے

مسلمانو! نہ گھبراؤ ابھی ایمان زندہ ہے
نہ غم کھاؤ نہ مرجھاؤ ابھی ایمان زندہ ہے

اُٹھائے تھے جو پرچم دین کے فاروق اعظمؓ نے
وہ پرچم پھر سے لہراؤ ابھی ایمان زندہ ہے

شکاری بدعتوں کے جال لے کر پھرتے رہتے ہیں
اُٹھو تم بھی سنبھل جاؤ ابھی ایمان زندہ ہے

صحابہؓ جنگ کرتے تھے ہمیشہ حق پرستی کی
وہی انداز اپناؤ ابھی ایمان زندہ ہے

جو منکر ہیں صحابہؓ کے وہ باغی ہیں رسالتؐ کے
ذلیلوں کو یہ بتلاؤ ابھی ایمان زندہ ہے

وہ دُرّہ جس کی ہیبت سے زمانہ کانپ اُٹھتا تھا
وہ پھر دشمن پہ برساؤ ابھی ایمان زندہ ہے

اگر سُنیوں کی طاقت کو تم نے آزمانا ہے
تو پھر میدان میں آؤ ابھی ایمان زندہ ہے

جو دشمن ہیں میرے فاروق اعظمؓ کے وہ ظالم ہیں
انہیں سولی پہ لٹکاؤ ابھی ایمان زندہ ہے

رکھو الفت صحابہؓ سے رہو اس پاک خطے میں
وگرنہ پھر نکل جاؤ ابھی ایمان زندہ ہے

تبرا کرنے والوں کی زبانیں کاٹنی ہوں گی
مجاہدین کے دکھلاؤ ابھی ایمان زندہ ہے

صحابہؓ کی محبت سے خدا بھی راضی ہوتا ہے
حقیقت سب کو سمجھاؤ ابھی ایمان زندہ ہے

گلستان نبوت کے صحابہؓ پھول ہیں اختر
دلوں میں ان کو مہکاؤ ابھی ایمان زندہ ہے

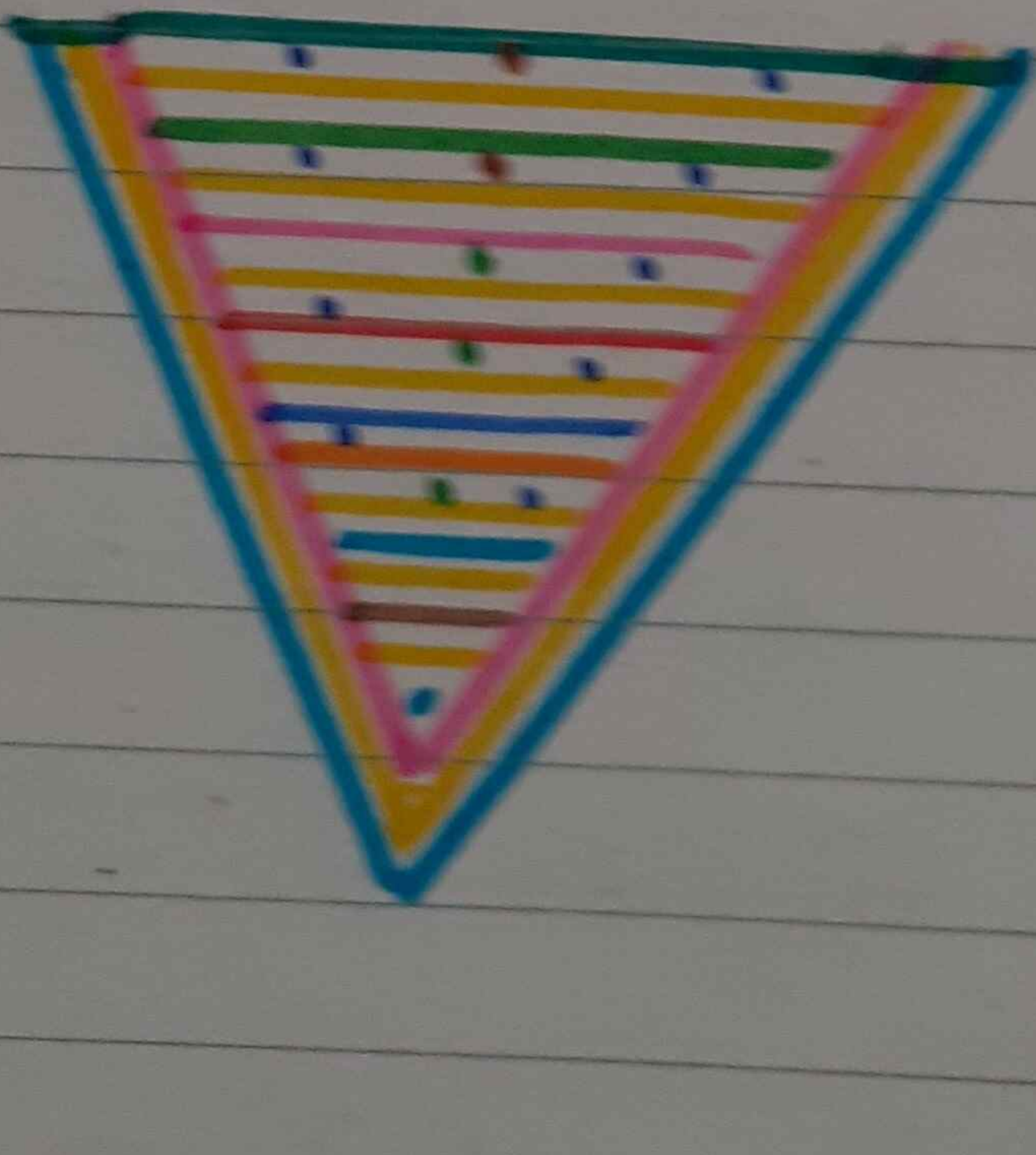

فہیم ایسا تھا

وہ جس کی چھاؤں گھنی تھی کریم ایسا تھا
نظر بلند تھی جس کی حکیم ایسا تھا

اُٹھے تھے ہاتھ دعا کے لیے خدا کی طرف
نبیؐ نے مانگا تھا جس کو عظیم ایسا تھا

درِ رسولؐ پہ آیا وہ جب جُھکا کے جبیں
مہک اُٹھی تھیں فضائیں شمیم ایسا تھا

جلال چہرے پہ لیکن مٹھاس لہجے میں
فرشتے نازاں تھے جس پر حلیم ایسا تھا

وہ دینِ حق کا دلاور وہ عدل کا خاور
فلک پہ چرچا تھا جس کا فہیم ایسا تھا

وہ بانٹتا ہی رہا ہر بشر کو خوشبوئیں
چمن میں جیسے ہو بادِ نسیم ایسا --- تھا

سوار کر دیا خادم کو آپ پیدل ہے
وہ رحمتوں کے نگر کا مقیم --- ایسا تھا

عراق و بصرہ و یمن زیر کرئے جس نے
حجاز و شام کا فاتح ... عظیم ایسا تھا

خدا بھی راضی ہے جس پر نبیؐ بھی راضی ہے
حقیقتوں کا نگہبان ... عظیم ایسا تھا

نبیؐ سے پیار کی کیا کیا مثال دوں اختر
جو بائیں پہلو میں سویا ... ندیم ایسا تھا

وہ دل کا سخی عثمانِ غنیؓ سُبحان اللہ سُبحان اللہ
اُس صاحبِ زر کی چھاؤں گھنی سُبحان اللہ سُبحان اللہ
مَیں اُس کی مدحت کیوں نہ کروں وہ نبیؐ کا پیارا ذوالنورینؓ
دو نور ملے کیا شان بنی سُبحان اللہ سُبحان اللہ

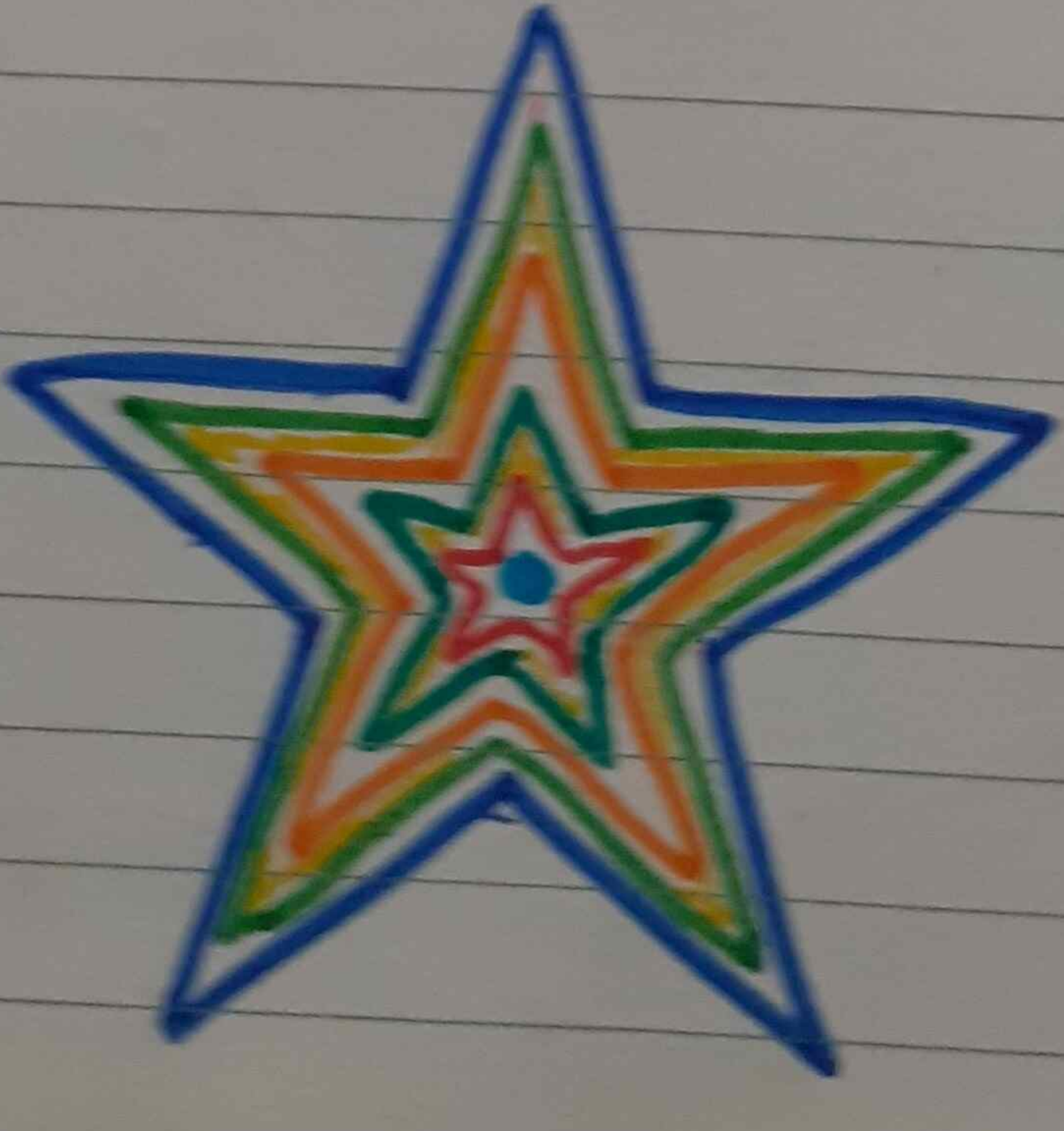

سیدنا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

باعمل اور باوفا عثمان ذوالنورینؓ ہے
جس پہ راضی ہے خدا عثمان ذوالنورینؓ ہے

بے نواؤں کی مدد کرتا رہا ہر گام پر
بے کسوں کا آسرا عثمان ذوالنورینؓ ہے

راہِ حق میں عمر بھر یہ مال و زر دیتا رہا
غیرتِ اہلِ سخا عثمان ذوالنورینؓ ہے

ڈھانپ لی پنڈلی نبیؐ نے جس غنیؓ کو دیکھ کر
پیکرِ شرم و حیا عثمان ذوالنورینؓ ہے

مصطفےٰؐ کے دو نگینے کس کی ملکیت بنے
کس کو یہ تحفہ ملا عثمان ذوالنورینؓ ہے

طرابلس، برقہ، مراکش، شام بھی ایران بھی
زیر جس نے کر لیے عثمان ذوالنورینؓ ہے

سرحدیں بڑھتی گئیں اسلام کی کوہ قاف تک
مہرباں کشور کشا عثمان ذوالنورینؓ ہے

چالیس دن

کیسے بھولیں حضرت عثمانؓ کے چالیس دن
خون میں ڈوبے ہوئے ذی شان کے چالیس دن

جنگ ہی کرتا رہا وہ عمر بھر کفار سے
نوحہ خواں ہیں اُس شہِ مردان کے چالیس دن

مصطفیٰؐ سے جب شہادت کا اشارہ مل گیا
کر دیئے بھر پیش اپنی جان کے چالیس دن

بھوکا پیاسا تھا مگر پڑھتا رہا قرآن کو
مرحبا اُس صاحبِ ایمان کے چالیس دن

اس طرح کی بربریت ہے کہاں تاریخ میں
اس طرح گزرے ہیں کس انسان کے چالیس دن

خونِ ناحق جب بھی دیکھوں یاد آتے ہیں مجھے
عثمانؓ ذوالنورین عالی شان کے چالیس دن

آنکھ نم تھی آسمان کی ظلم ہوتا دیکھ کر
رو پڑے تھے جامع القرآن کے چالیس دن

خون ریزی سے بچالی پاک بطحہ کی زمین
یاد ہیں اخترؔ کو اُس مہمان کے چالیس دن

آؤ مل کر دن منائیں حضرتِ عثمانؓ کا
جس نے پلکوں سے سجایا ہر ورق قرآن کا
راہِ حق میں زر دیا پھر جان بھی قربان کی
کوئی ہوگا نہ ہوا ہے اِس غنیؓ کی شان کا

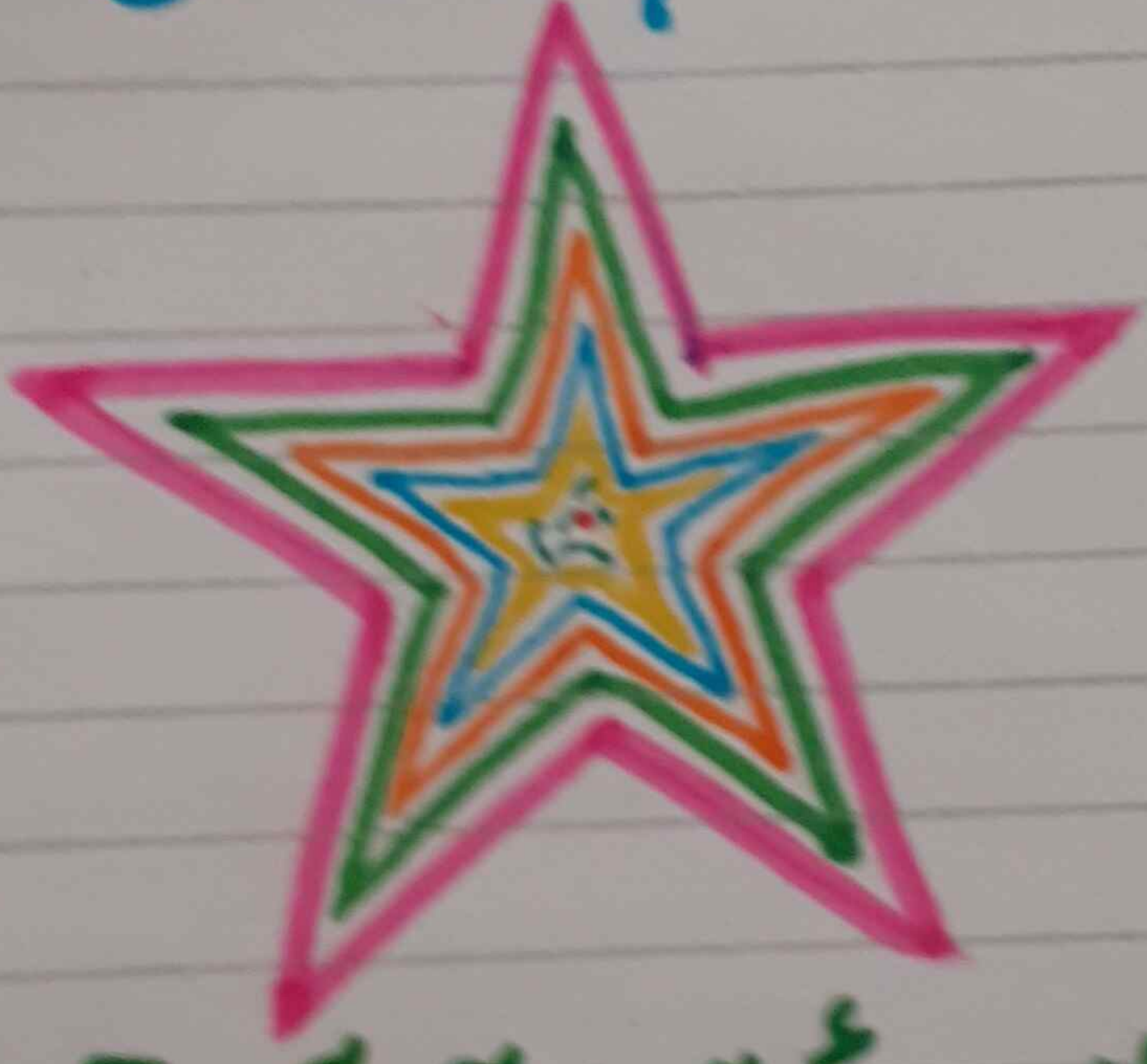

پھول چن کر لائے ہیں ہم آج عثمانؓ کے لیے
نکہتِ ختم الرُسلؐ ہیں اہلِ ایمان کے لیے
مصطفیٰؐ سے مل گیا اعزاز ذوالنورینؓ کا
بن گئے آنکھوں کی ٹھنڈک ہر مسلمان کے لیے

میرا علیؓ میرا علی کرم اللہ وجہہٗ

چاند تاروں کی ضیا میرا علیؓ میرا علیؓ

مصطفیٰؐ کا دل رُبا میرا علیؓ میرا علیؓ

نصرتیں ہی نصرتیں کفار پر ہر جنگ میں

تھا دھنی تلوار کا میرا علیؓ میرا علیؓ

دشمنوں کے لاؤ لشکر منہ کے بل گرتے گئے

جس طرف بڑھتا گیا میرا علیؓ میرا علیؓ

بابِ خیبر کو اُکھاڑا نعرۂ تکبیر سے

بن گیا شیرِ خدا میرا علیؓ میرا علیؓ

اَسَدُاللہ بُو تُراب زہد تقویٰ لاجواب

پیکرِ صبر و رضا میرا علیؓ میرا علیؓ

بسترِ احمد صلی اللہ علیہ وسلم پہ سویا جان کی پرواہ نہیں

عرش سے آئی صدا میرا علیؓ میرا علیؓ

اُلفتیں ہر گام پر ہر اک بشر کے واسطے

درد مندوں کی دوا میرا علیؓ میرا علیؓ

دینِ حق کا پاسبان داماد خاتم الانبیاءؐ
خوب صورت خوش نما میرا علیؓ میرا علیؓ

علم کا روشن دِیا کاملوں کا رَاہ نما
عالموں کا پیشوا میرا علیؓ میرا علیؓ

زخم سہتا ہی رہا وہ کربلا کی خاک تک
سِلسلہ در سِلسلہ میرا علیؓ میرا علیؓ

جزوِ ایمان مرتضیٰؓ ہے ہر مسلماں کے لیے
کہہ رہا ہوں برملا میرا علیؓ میرا علیؓ

روشنی ملتی ہے اخترؔ کو ئے اہلِ بیت سے
ضَو فشاں ہے جا بجا میرا علیؓ میرا علیؓ

میرا ذوق علیؓ میرا شوق علیؓ میری آن علیؓ میری جان علیؓ
میری زیست کا ہر عنوان علیؓ میری دولتِ دین ایمان علیؓ
میں ہوں گدا اُن کے در کا وہ میرے دل کی ٹھنڈک ہیں
وہ حامی تھا ناداروں کا وہ شاہوں کا سلطان علیؓ

مَیں ذکرِ علیؓ جب کرتا ہوں ہر بات بھلی بن جاتی ہے
بھر جاتی ہے خوشبو آنگن میں ہر چیز کلی بن جاتی ہے
میرا عشق نرالا ہے اُن سے میرے پیار کی یہ بھی منزل ہے
جب یاد میں آنسو گرتے ہیں تصویرِ علیؓ بن جاتی ہے

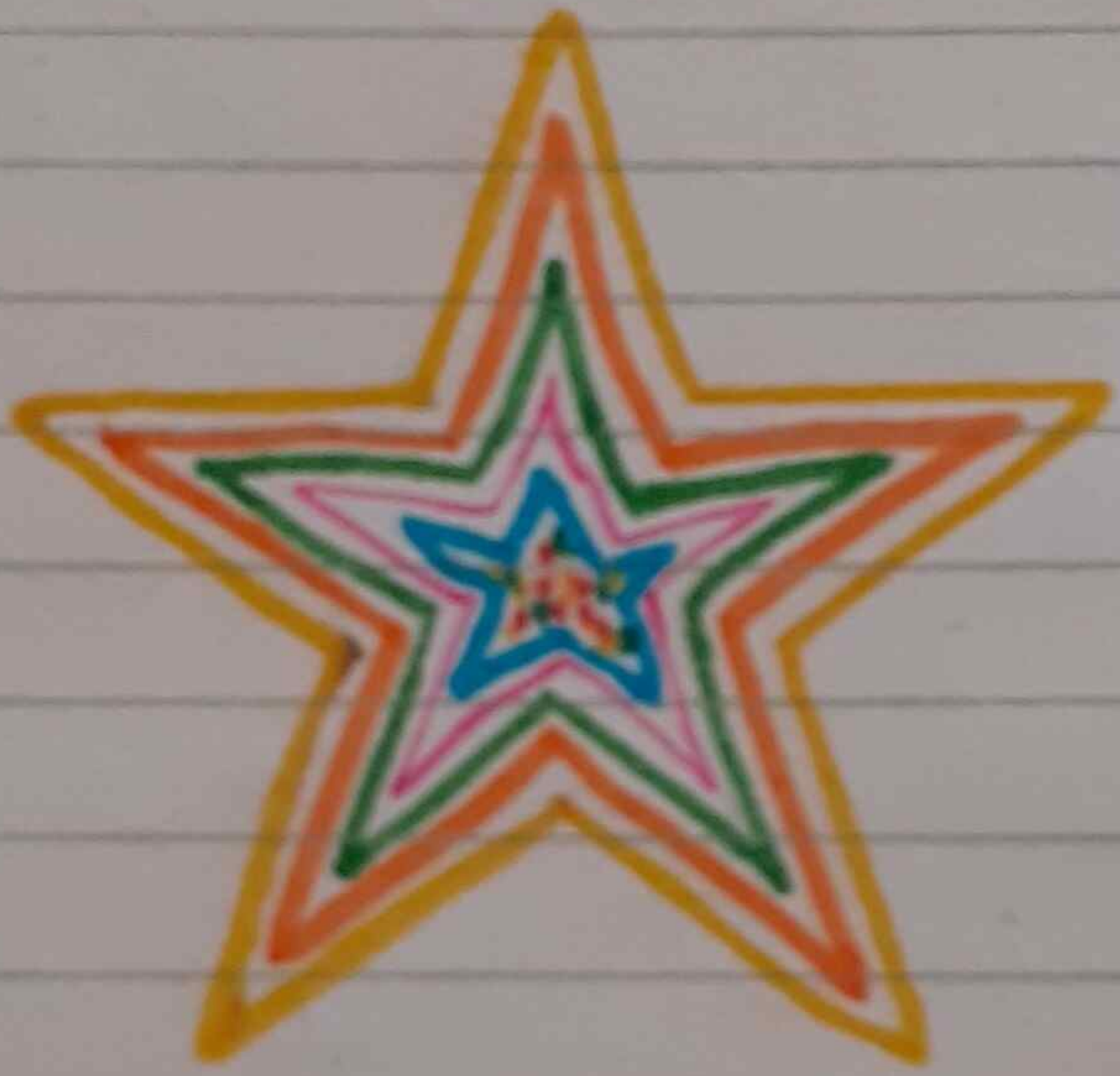

ہم مدحتِ حیدرؓ کیوں نہ کریں وہ تاج ہے کُل سلطانوں کا
وہ علم کا اِک دروازہ ہے وہ مرشد ہے انسانوں کا
ہم بُغض علیؓ سے کرتے ہیں بُہتان ہے یہ اِک ٹولے کا
وہ جانِ جہاں وہ شیرِ خدا رہبر ہے ہم دیوانوں کا

S 1 M 2 T 3 W 4 T 5 F 6 S 7 S 8 M 9 T 10 W 11 T 12 F 13 S 14 S 15 M 16 T 17 W 18 T 19 F 20 S 21 S 22 M 23 T 24 W 25 T 26 F 27 S 28 S 29 M 30

ام المؤمنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

اے خدیجہؓ خوش نصیبا تیری عظمت کو سلام
اے عرب کی طاہرہ تیری شرافت کو سلام

یہ کرم تھا کبریا کا تُو بنی زوجہ رسولؐ
پیکرِ مہر و وفا تیری فضیلت کو سلام

سب سے پہلے دینِ احمدؐ کی گواہی تُو نے دی
تُو ہے اُم المومنین تیری صداقت کو سلام

مال و زر سے کر دیا تُو نے خاوند کو غنی
خرچ کی جو راہِ مولا تیری دولت کو سلام

جب کہا خیر البشر نے میں خدا کا ہوں نبیؐ
تیرا اول ماننا تیری عقیدت کو سلام

تیرے پچیس سال گزرے مصطفیٰؐ کے ساتھ ساتھ
تیری الفت تیری چاہت تیری قربت کو سلام

بندگی کرنی سکھائی آ کے جبرائیلؑ نے
تیرا پاکیزہ وضو تیری عبادت کو سلام

لے کے جانا ما حضر غارِ حرا میں بے خطر
تیری خدمت تیری ہمت تیری جرأت کو سلام

پھول مدحت کے سجا لایا ہے اختر دور سے
ہے تیرا اعلیٰ نسب تیری بصیرت کو سلام

(نوٹ) یہ تمام اشعار روضۂ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا پر پڑھنے کے لیے ہیں

ام المؤمنین سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

جبیں تھی نور سے روشن قرآن پڑھنے کی عادت تھی
وہ دینِ حق کی شیدائی وہ ذی شانِ رسالت تھی
نہ کوئی فکر تھی شب کی، نہ ڈر تھا دن گذرنے کا۔
نہ تھی پرواہ کسی شئے کی، غذا اس کی تلاوت تھی
کوئی سائل بھی لوٹایا نہیں خالی کبھی اُس نے
وہ پیکر تھی سخاوت میں کمال اس کی شرافت تھی
نبوت سے عقد کرنا ملا اعزاز دُنیا میں
دھنی تھی اپنی قسمت میں یہی رب کی عنایت تھی
مٹھاس اُس کے لبوں پر تھی رسالت ﷺ مسکرا پڑتی
یوں لفظوں میں نفاست تھی نگاہوں میں محبت تھی
کروں میں کیا بیان اختر سودہ رضی کی سخاوت کا
مجسم نورِ اعلیٰ تھی وہ آقا ﷺ کی اطاعت تھی

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

عائشہؓ کی نیک سیرت آج کا عنوان ہے
پاک دامن آج اس تقریب کی مہمان ہے

احترام اس نیک ہستی کا بھلا کیوں نہ کروں
سچ تو یہ ہے وہ ہمارے دین کی پہچان ہے

آیتیں نازل ہوئی تھیں جس کی خاطر بارہا
جس کی رفعت جس کی عظمت کا گواہ قرآن ہے

نرم لہجہ، صاف گوئی، حق پرستی بے حساب
ماں ہے سارے مومنوں کی یہ میرا ایمان ہے

عائشہؓ کا پاک حجرہ گنبدِ خضرا بنا
دیکھئے اُس مومنہ کی کتنی اعلیٰ شان ہے

بغض جو رکھتا ہے دل میں عائشہؓ کی ذات سے
وہ ہے فاسق وہ ہے فاجر وہ بُرا انسان ہے

عائشہؓ لختِ جگر ہے ابوبکر صدیقؓ کی
سرورِ کونینؐ ختم الانبیاء کی آن ہے

عمر بھر کرتا رہے مدحت صحابہؓ شوق سے
اُس بشر کے واسطے مرنا بڑا آسان ہے

پیش کر دوں گا اے اختر منقبت روزِ جزا
میری بخشش کے لیے کافی یہی سامان ہے

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

عائشہ رضؓ کا دین میں رُتبہ بڑا ذی شان ہے
عائشہ رضؓ کی منقبت لکھنا میرا ایمان ہے
عائشہ رضؓ کی دل سے عزت جو بشر کرتا نہیں
اپنا دامن نیک اعمالوں سے وہ بھرتا نہیں
عائشہ رضؓ باغِ نبوت، دین کی عظمت بھی ہے
اس کے پاؤں تلے اے مومنو! جنت بھی ہے
عائشہ رضؓ کے گھر کا آنگن نور سے روشن ہوا
عائشہ رضؓ کا پاک حجرہ رحمتوں سے بھر گیا
عائشہ رضؓ کی پاک سیرت کے جو منکر ہو گئے
عمر بھر وہ کفر کی تاریکیوں میں کھو گئے
عائشہ رضؓ کے جو ہیں دشمن اُن پہ مولا کا غضب
ظلمتوں کی آگ میں جلتے رہیں گے روز و شب
جو بھی اُس کو ماں نہ سمجھے وہ بڑا عیار ہے
سنگ دل جلاد ہے مردود ہے مکار ہے
عائشہ رضؓ سے بُغض جو رکھتا ہے وہ شیطان ہے
عائشہ رضؓ تو نیرِ حق ہے دین کی پہچان ہے
بد کلامی کرنے والوں کی زبانیں کھینچ لو
سامنے آجائیں تو اپنی کمانیں کھینچ لو
عائشہ رضؓ تو ماں ہے اختر مومنوں کی باخدا
پھول ہے ختم الرُسل کا مرحبا صد مرحبا

ام المؤمنین سیدہ حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

ستارا حضرتِ حفصہؓ کا روشن ہے جہانوں میں
رہے گا نام تابندہ مکانوں لامکانوں میں

عمرؓ کی لاڈلی بیٹی مقدر تیرا کیا کہنے
تیری چاہت نمایاں ہے نبوت کے خزانوں میں

ہوئے تھے فیصلے جب قسمتوں کے عرشِ عُلیٰ پر
تمہارا نام شامل تھا نبیؐ کے رازدانوں میں

تیرا رُتبہ بڑا اعلیٰ تیرا درجہ بڑا افضل
سجایا تجھ کو قدرت نے حرم کے پھول دانوں میں

مہکتا ہی رہے ہر دم چمن تیرے گلابوں کا
تیری خوشبو رہے قائم ہمارے آشیانوں میں

لکھیں گے منقبت ہم ہر گھڑی ازواجِ نبیؐ کی
دیئے جلائے رکھیں گے ہم روز و شب آستانوں میں

عدو ہیں جو ازواجِ نبیؐ کے ہمیں ان سے نپٹنا ہے
اے اختر تیر رکھ لو کھینچ کر اپنی کمانوں میں

ام المؤمنین سیدہ زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا

باغِ حرم کی زینبؓ زینت آج تلک تابندہ ہے
گلشن گلشن نکہت نکہت آج تلک تابندہ ہے

صفتیں حضرتِ زینبؓ کی میں کیا کیا آج بیان کروں
صورت سیرت شہرت عظمت آج تلک تابندہ ہے

نوری چادر عرش سے آئی اللہ نے انعام دیا تھا
دونوں جہاں کی مل گئی دولت آج تلک تابندہ ہے

گھر میں جو کچھ پایا سب کچھ ناداروں میں بانٹ دیا
مسکینوں پہ اُن کی شفقت آج تلک تابندہ ہے

گونج رہے ہیں آج بھی نغمے بطحا کی دیواروں سے
قدم قدم پر اُن کی عنایت آج تلک تابندہ ہے

جو بھی وقت گذارا اُس نے ختمِ رسلؐ کی خدمت میں
چند مہینوں کی وہ قربت آج تلک تابندہ ہے

نبیوں کے سردار پڑھائی آپ نماز جنازے کی
اخترؔ اُن کی اُلفت چاہت آج تلک تابندہ ہے

ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا

وہ ہے نیک سیرت وہ ہے باوفا
وہ ہے پاک دامن وہ ہے باصفا
حرم میں ہے درجہ جس کا بلند
گواہی یہی دے رہی ہے حرا
معطر معطر فضاؤں کا رس
شگفتہ شگفتہ ہے بادِ صبا
وفا ہی تھی ام سلمہؓ کی ہجرت
بڑے بخت والی ہے جس کی رِدا
نبوت کے گلشن میں داخل ہوئی
فرشتے بھی کہتے رہے مرحبا
یہ ماں مومنوں کی ہے کہتا ہوں اختر
نبی بھی ہے راضی، ہے راضی خدا

اُم المؤمنین سیّدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا

حضرت زینبؓ کرماں والی رب نے بھاگ لگایا
گھر نبیؐ دے جس دن آئی ہو گیا روپ سوایا

آ گیا حکم ربّانی اُس دن مومنات پردہ کریں
گھر اُنہاں دا جنت بنسی جیہڑیاں رب توں ڈریں

کی کی گل زینبؓ دی کریے چنگی ماں دی جائی
ہر اک گل نبوت دی اس پلکاں نال سجائی

عابدہ بن کے رات دِنے اس ساری عمر گذاری
ونڈ دی رہی اے حق دی خاطر اپنی دولت ساری

عائشہؓ ناز کرے زینبؓ دا سوہنی صورت والی
ایہدی خوشبو پھُلاں ورگی ایہدی شان نرالی

رب سچے دے کولوں رل کے آؤ منگو دعاواں
عرشوں مینہ رحمت دا برسے ہوون دُور بلاواں

جیہڑا بُغض ازواجِ نبیؐ دا او دوزخ نوں جاسیں
اختر اُس ظالم دے اُتے رب دی لعنت رہسیں

ام المؤمنین سیدہ جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

نبی کے حرم میں آئی چمن کی اِک صدا بن کر
وہ فردوسِ بریں بن کر نبوت کی ادا بن کر
وہ اپنی خوش نصیبی میں بڑی اعلیٰ و ارفع تھی
وہ اُتری شبنمی قطروں میں پھولوں کی نگاہ بن کر
ملی شہرت قبیلے کو اُسی کی پارسائی سے
وہ آئی جان و دل سے رحمتوں کا معجزہ بن کر
سبھی رشتے و ناطے توڑ ڈالے دین کی خاطر
نبی کی چاہتوں میں مل گئی وہ اِک ندا بن کر
اُتارا زنگ سینوں سے اِسی نے اپنی حکمت سے
ملی بے مثل شہرت دینِ حق کی آشنا بن کر
ہمیشہ انکساری کا عمل جاری رکھا اختر
گزاری زندگی ساری نبیؐ کی جاں فدا بن کر

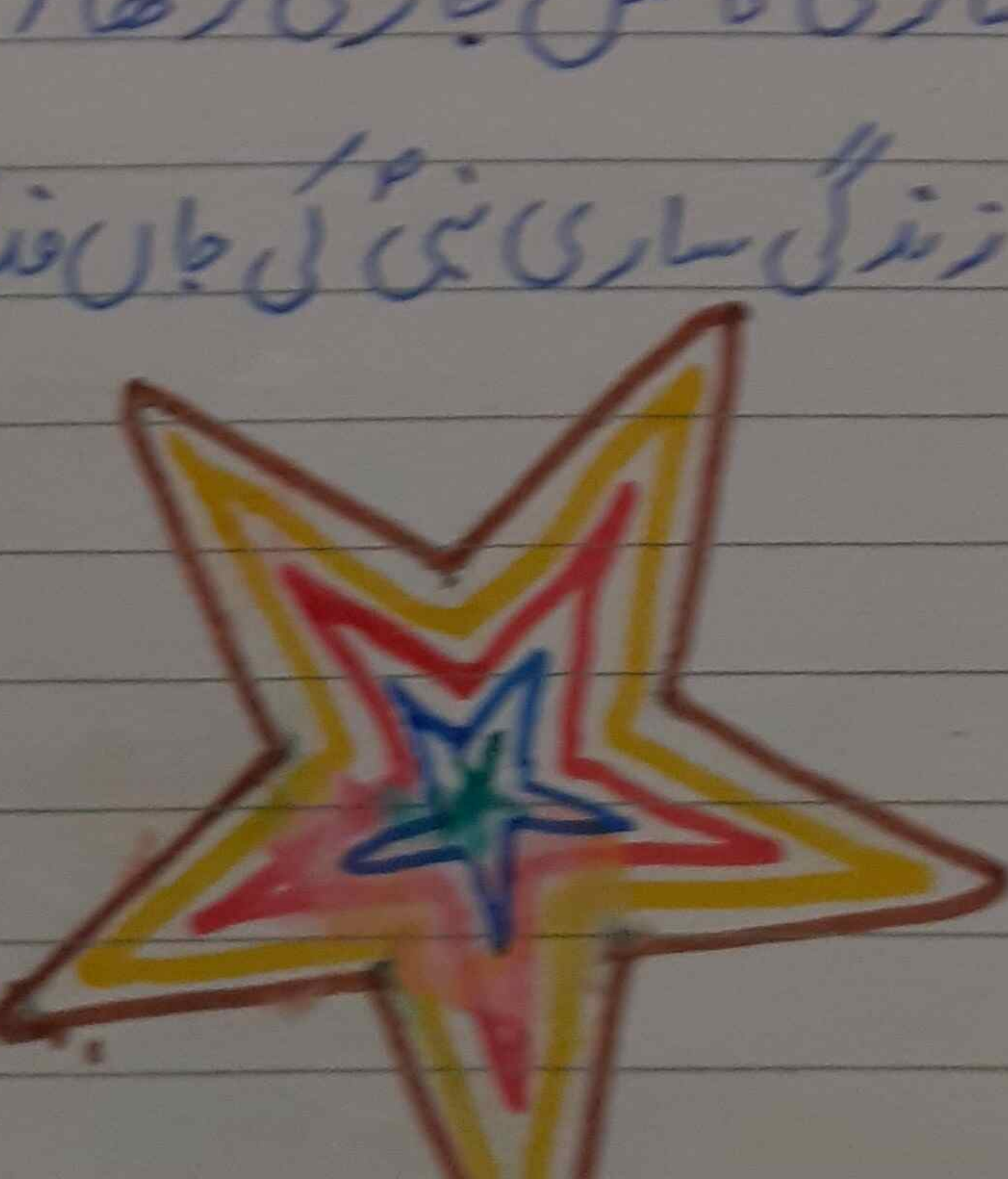

14 OCT

۲۲ جمادی الثانی
WEDNESDAY
OCTOBER 1998

T 1 | F 2 | S 3 | S 4 | M 5 | T 6 | W 7 | T 8 | F 9 | S 10 | S 11 | M 12 | T 13 | W 14 | T 15 | F 16 | S 17 | S 18 | M 19 | T 20 | W 21 | T 22 | F 23 | S 24 | S 25 | M 26 | T 27 | W 28 | T 29 | F 30 | S 31

ام المؤمنین سیدہ اُم حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

اِم حبیبہؓ جرأت والی اہدی شان نرالی
کملیؐ والے دی اے زوجہ اُچی عظمت والی

اِک دن بابا مِلن آیا پیار دھیئے نوں کیتا
دِھی نے نوری بستر اُتے پیو نوں بَہن نہ دِتا

اے تاں سچ اے دِھی ہاں تیری توں ایں میرا کعبہ
پر اے چادر پاک نبیؐ دی توں ایں مشرک بابا

رنج نہ کر بابا سائیں گل ایمان دی کرساں
جاں تائیں رہی حیاتی حق دا کلمہ پڑھساں

سُن کے گل حبیبہؓ دِھی دی دِل اُس دا شرمایا
سوچیا جس دم، اکھاں کُھلیاں دین دا چانن پایا

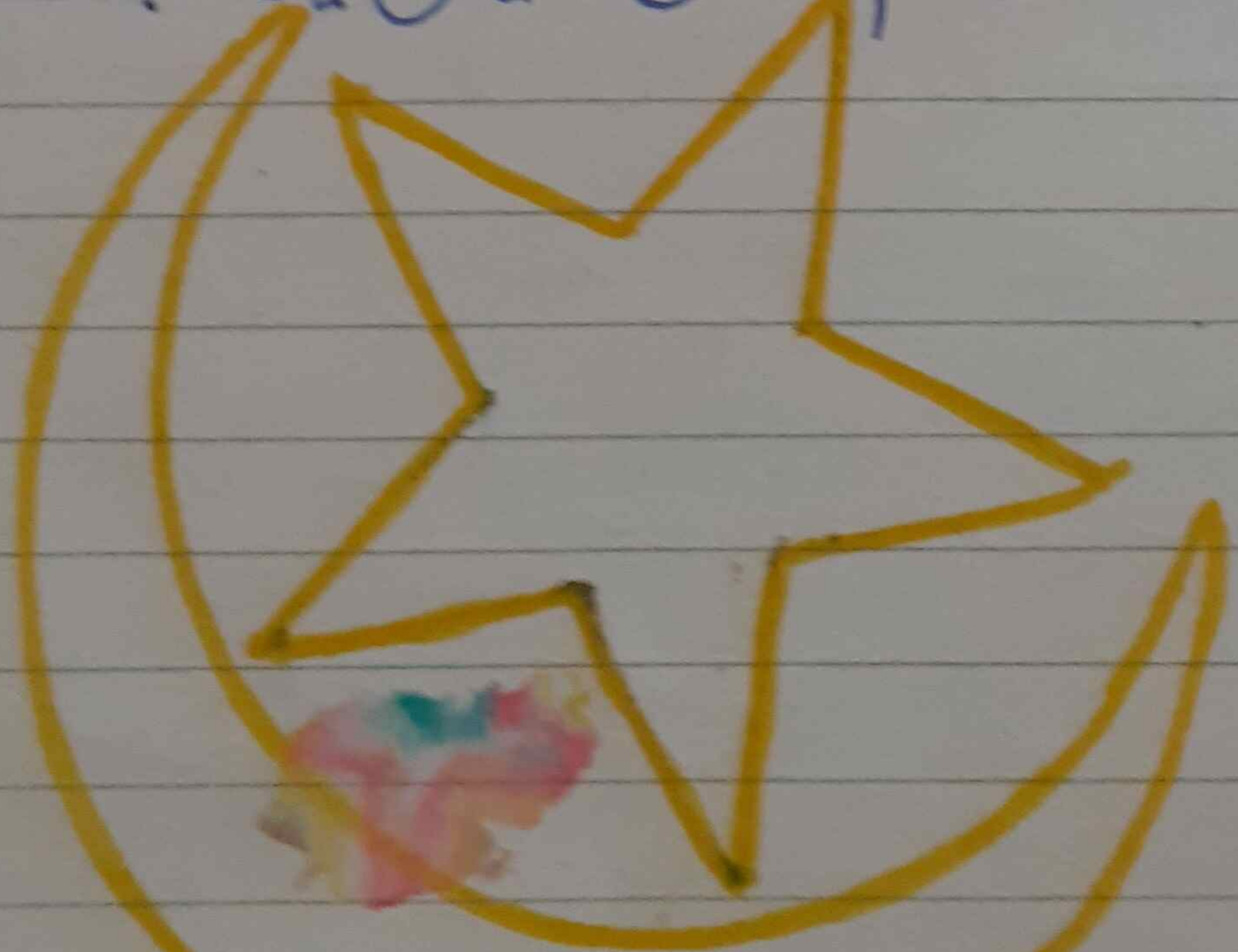

ام المؤمنین سیّدہ صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

صفیہؓ جو تو نے مانگی دعا مل گئی تجھے
باغِ جناں کی بوئے جنا مل گئی تجھے

یہ بھی ہوا مبارک تیرا قیدی بن کے آنا
پھولوں بھری حرم کی فضا مل گئی تجھے

صہباء میں تیری رسمِ عروسی حسین تھی
خیر البشرؐ کی شامِ ولا مل گئی تجھے

ڈھانپا تیرا وجود رسالت مآب نے
ختم الرسلؐ کی نوری عبا مل گئی تجھے

آنسو تمہارے پونچھے نبوت نے پیار سے
محبوبِ کبریا کی وفا مل گئی تجھے

پہنچی تھی خوش نصیبی تیری کوہِ طور پر
مولا کے دینِ حق کی ضیا مل گئی تجھے

حوروں نے جس میں لعل و جواہر پرو دیے
صفیہؓ وہ بے مثال ردا مل گئی تجھے

اختر جمیل رہی تھیں بہاریں خمار میں
دونوں جہاں کی بادِ صبا مل گئی تجھے

ام المؤمنین سیدہ میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

میمونہؓ نوں میں پھول کہواں یا پھُلاں دا شنگار کہواں
اینوں عرش بریں دی حور کہواں یا جنت دی مہکار کہواں
جدوں عقد ہویا میمونہ دا ساڈے پاک نبیؐ احرام[۱] اچ سن
ایہدی عظمت اعلیٰ ارفع ہے اینوں نوری چندن ہار کہواں
آزاد غلاماں نوں کرناں ایہدی فطرت دے وچ شامل سی
بس کجدی رہی یتیماں دا اینوں دکھیاں دی غمخوار کہواں
اے آخری بیوی میمونہؓ سوہنے کالی کملی والے دی
اے ماں اے ساری اُمت دی میں کیوں نہ کہواں لکھ وار کہواں
ایہدی صورت سیرت کیا کہنے متھے چمکن لاٹاں نور دیاں
گل کردے سے کلیاں رقص کرن اینوں بطحا دا گلزار کہواں
میری بخشش دا اے ذریعہ ہے ایہدی نظرِ کرم مینوں کافی اے
سو واری پڑھ کے بسم اللہ اینوں مدنی دی دلدار کہواں
بس رکھ کے ایہدی جھولی وچ محبوبِ خداؐ سو جاندے سن
کوئی حد نہیں اختر شاناں دی اینوں قدرت دا شاہکار کہواں

[۱] مؤرخین کا اس میں اختلاف ہے کہ یہ نکاح حالتِ احرام میں ہوا یا احرام سے نکل آنے کے بعد۔ وضاحت اس لیے ضروری ہے کیونکہ حضرت عثمانؓ فرماتے ہیں کہ

بنت رسولؐ

سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا

اُہدی شہرت عظمت کیا کہنے
اُہدی رفعت برکت کیا کہنے

جیہڑی گود نبیؐ اچ پلدی رہی
وضو کر کے ماں دی چُمدی رہی
نُوری آ کے فرشتے دیندے رہے
جُھوٹے دِل وِچ نور دے پیندے رہے
اُہدی شان تے شوکت کیا کہنے
اُہدی شہرت عظمت کیا کہنے

جہنوں زہرا بتول دا لقب مِلا
جہنوں مولا علیؓ دا قُرب مِلا
ہر حکم ربانی مَن دی ... رہی
پُھل رحمتاں والے چُن دی رہی
اُہدی حرمت سیرت کیا کہنے
اُہدی شہرت عظمت کیا کہنے
جیہڑی جنت دی سردار بنی
اُس فاطمہؓ دی اے چھاؤں گھنی
جیہڑا در تے آیا نئیں مُڑیا
جھولی سائل اپنی بھر ٹُریا

ایہدی شان سخاوت کیا کہنے
ایہدی شہرت عظمت کیا کہنے

گل پتراں نوں سمجھاندی رہی
راہواں دین دیاں دکھلاندی رہی
فاسق دے اگے نئیں جھکنا
حق بات کرن توں نئیں ہٹنا

ایہدی نوری ہدایت کیا کہنے
ایہدی شہرت عظمت کیا کہنے

اے دھی اے کملی والے دی
اے طاہرہ دامنی دے بینی
حوراں ایہدے ویہڑے آندیاں سن
ایہتاں فاطمہؓ کولوں سُن دیاں سن

ایہدی پاک تلاوت کیا کہنے
ایہدی شہرت عظمت کیا کہنے
ایہدی رفعت سیرت کیا کہنے

ا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی چار صاحبزادیاں ہیں سیدہ زینب رضی اللہ عنہا سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا ۔ سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا ۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ۔ چونکہ جان محترم نے جو کہ سیرت سیدہ فاطمہؓ کے لیے منقبت لکھی ہے اس لیے یہی درج کی گئی ہے ۔ اس تفصیل کی ضرورت اس لیے محسوس ہوئی کہ ایک گروہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی صرف ایک بیٹی سمجھتا ہے ۔ یہاں صرف ایک کی منقبت لکھنا ضروری تھا [illegible] صرف ایک نہیں بلکہ چار صاحبزادیاں ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہن اجمعین

سیّد الشہداء سیّدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ

نبیؐ کے گھر کا بزرگ بالا مقام جس کا بڑا ہے اعلیٰ
وہ نیک سیرت وہ خوبصورت امیر حمزہؓ امیر حمزہؓ

بغیر زرہ کے لڑنے والا کسی کے آگے نہ جھکنے والا
بڑا جری تھا بلند قامت امیر حمزہؓ امیر حمزہؓ

وہ دینِ حق کے ہے ستارا وہ بندہ مومن خدا کا پیارا
عجب نرالی ہے جس کی عظمت امیر حمزہؓ امیر حمزہؓ

شہیدوں کا ہے امامِ اعلیٰ ہماری آنکھوں کا ہے اُجالا
وہ میرا ایمان میری دولت امیر حمزہؓ امیر حمزہؓ

عرب کا تھا وہ بڑا صحابیؓ وہ شیر دل تھا دلیر غازی
ملی تھی جس کو نبیؐ کی قربت امیر حمزہؓ امیر حمزہؓ

چلائی تلوار آگے بڑھ کر تو فوج بھاگی عدو کی ڈر کر
زمانے بھر میں ہے جس کی شہرت امیر حمزہؓ امیر حمزہؓ

شہیدِ کربلا سیدنا حُسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

لکھ دی خُدا نے عرش پہ عظمت حُسینؓ کی
روشن ہے دو جہاں میں شہادت حُسینؓ کی

اک صف میں سر بکف تھا بہتر 72 کا قافلہ
کیسی تھی باکمال قیادت حُسینؓ کی

کٹوا لیا تھا سَر کو مگر خم نہیں کیا
لاریب ہے جہاں میں صداقت حُسینؓ کی

کہنے کو آئے چاند ستارے بھی مرحبا
دیکھی جو کربلا میں شجاعت حُسینؓ کی

چومی، گلے لگا لی فرشتوں نے باادب
بھیگی ہوئی لہو میں عبادت حُسینؓ کی

روشن رہے گی لوحِ فلک پر وہ حشر تک
نیزے پہ جو ہوئی تھی تلاوت حُسینؓ کی

لاکھوں یزید مدِمقابل بھی ہوں مگر
رخشندہ ہی رہے گی امامت حُسینؓ کی

لختِ دلِ بتولؑ پر لاکھوں سلام ہوں
اختر کی منقبت ہے امانت حُسینؓ کی

سیدنا طلحہؓ رضی اللہ عنہ

چرچا کریں گے حضرتِ طلحہؓ کا جا بجا
تنویر ہے ہمارے لیے اُن کی ہر اُدا

محفل سجاؤ شوق سے اس باوفا کی تم
راضی نبیؐ تھا جس پر راضی تھا کبریا

وہ پھول تھا حسین رسالت کے باغ کا
گفتار میں نکھار تھا لہجہ تھا دل رُبا

لکھی ہوئی تھی اس کی جبیں پر فتحِ مبین
نصرت ہمیشہ ملتی رہی جس طرف گیا

کرتا رہا وہ حق وصداقت کے تذکرے
ہیرا تھا قیمتی وہ نبوت کے تاج کا

روشن ہے اُس کی جانثاری کی داستان
تیروں کی زد میں آیا تھا کرنے کو جاں فدا

لکھتا رہوں گا شعر صحابہؓ کی شان میں
افضل بڑا اعزاز ہے میرے نصیب کا

لے آپ اُن خوش نصیب خصوصی دس صحابہؓ میں شامل ہیں جنہیں دُنیا ہی میں سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کی بشارت دے دی تھی

OCTOBER 1998

سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ

سہرا سجا کے لایا ہوں عبدالرحمٰن کا
شملہ بڑا ہے اونچا ہمارے جوان کا

شانوں پہ کالی زلفوں کے کنڈل پڑے ہوئے
سُندر جبیں پہ نور کے موتی جڑے ہوئے

لب دونوں جس طرح ہوں پتیاں گلاب کی
شہرت تھی ہر مقام پہ ان کے شباب کی

عبدالرحمان جیسا کوئی ہے کہاں بدل
آنکھیں تھیں جیسے جھیل میں ہنستے ہوئے کنول

بانہوں میں طاقتوں کا خزانہ تھا باخدا
لشکر عدو کے کٹتے گئے جس طرف گیا

ہیبت تھی اتنی خوف سے دشمن ڈرے ہوئے
دل میں تھے شفقتوں کے سمندر بھرے ہوئے

سر پر ہے تاج عشرہ مبشرہ کا باکمال
عثمان رضؓ کا یہ بھائی سخاوت میں بے مثال

مدحتِ صحابہؓ کرتے رہو ہر مقام پر
اختر فدا ہے جان صحابہؓ کے نام پر

آپ بھی اُن دس خوش نصیب صحابہؓ میں شامل ہیں جنہیں دُنیا ہی میں سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کی بشارت دے دی تھی

میزبانِ رسول ﷺ

سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ

اُلفتِ ایوب کی تم دل میں بسا کے بیٹھو
اُس صاحبِ وفا کی محفل سجا کے بیٹھو

تقریب ہے یہ جس کی وہ ہے بڑا صحابیؓ
زلفیں ہیں پیاری پیاری چہرہ ہے ماہِ تابی
ہونٹوں پہ مسکراہٹ گفتار ... لاجوابی
گلشنِ محمدی کا وہ پھول ہے گلابی

اپنی محبتوں کی چادر بچھا کے بیٹھو
اُس صاحبِ وفا کی محفل سجا کے بیٹھو

آمدِ نبی کی بادِ صبا چلی تھی
ہر گام ہر گلی میں خوشبو بکھر گئی تھی
یثرب کی سرزمیں بھی دُلہن بنی ہوئی تھی
ہر دل میں چاہتوں کی قندیل جل رہی تھی

آجاؤ آنے والو رونق لگا کے بیٹھو
اُس صاحبِ وفا کی محفل سجا کے بیٹھو

مکے سے چل کے آئے کتنا کٹھن سفر تھا
آقا کو گھیرے جائیں بے تاب ہر بشر تھا
لیکن اُس اونٹنی کا قصہ عجیب تر تھا
بیٹھی جہاں وہ آکر ایوبؓ کا وہ گھر تھا

مل کر دعائیں مانگو دامن پھیلا کے بیٹھو
اُس صاحبِ وفا کی محفل سجا کے بیٹھو

سارے صحابیوںؓ کی ہم کو ہے پاسداری
جن کی محبتوں میں خالق وحی اُتاری
روشن ایوبؓ کی ہے دنیا میں جاں نثاری
درویش بن کے جس نے ہے زندگی گزاری

وہ ہیں بزرگ اختر نظریں جھکا کے بیٹھو
اُس صاحبِ وفا کی محفل سجا کے بیٹھو

تُو میزبانِ نبوتؐ تیرا مقدر تھا
تُو جاں نثارِ رسالتؐ تیرا مقدر تھا
جو آگئی تیرے گھر میں اُجالا کرنے کو
وہ دو جہاں کی رحمت تیرا مقدر تھا

مؤذنِ رسولؐ

سیدنا بلال رضی اللہ عنہ

آؤ سارے رَل کے بیھٹو گل بلال رضؓ دی کریے
ایہدی شان محبت دے وچ رنگ سُنہری بھریے

کملی والے دیاں باتاں ہر اِک تھاں توں سُن کے
ہر شئے چھڈ کے آ گیا در تے یار نبیؐ دا بن کے

ریت تتی تے سڑدا رہیا عشق اِچ فرق نہ آیا
اَحد اَحد نوں جپدا رہیا صابر ماں دا جایا

فتح ہویا جدوں مکہ سارا کفر نہ رہیا باقی
بیتُ اللہ دی چھت تے چڑھ کے بانگ بلال رضؓ نے آکھی

عرشوں ہویا حکم ربانی رات ہنیری رہسیں
جتنا ٹیں بانگ بلال رضؓ نہ دیسیں سورج کدی نہ چڑھسیں

ٹُر گیا جدوں مدنیؐ سوہنا روگ ہِجرے نوں لایا
اُس دن توں او مسجد نبویؐ بانگ دیون نہ آیا

اِک دن حَسن حُسین رضؓ نے کیہا فیر اذان سناؤ
انگلی والا فیر اشارہ کر کے اَج دِکھلاؤ

گل حبشیؓ دی ٹال نہ سکیا آگیا یار مسیتے
غم دے اتھرو چھم چھم ورسے یاد آئے دن بیتے
دے کے بانگ نظر جوں پائی آقا نظر نہ آیا
تڑپ گیا تے ہوش نہ رہیا عاشق نام سدایا

اے ہے شان بلالؓ دی یارو کیوں نہ نغمے گائیے
کر کے ذکر بلالؓ دا اختر رحمت رب دی پائیے

دل میں تھا اُلفتوں کا طوفان موجزن
اُس عاشقِ رسولؐ کا چرچا تھا جا بجا
ڈوبا ہوا لہو میں بدن گرم ریت پر
پھر بھی اَحد اَحد کی وہ دیتا رہا صدا

سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ

حق دا چانن ڈھونڈن والا دیس بدیسوں آیا

جنگل بیلے اوکھیاں راہواں خوف نہ دل توں آیا

زر زمین تے ما پیو چھڈیا، چھڈیا فارس سارا

لکھاں دُکھ تکلیفاں جھلیاں عشق اِچ فرق نہ آیا

ویکھے باغ کھجوراں والے مقصد پورا ہویا

خلق پیار محبت والا ڈیوا --- آن جگایا

دوروں تکیاں نوری کرناں خوشیاں جھومر پائی

در مولا دے آکے اس نے اپنا آپ جھکایا

لاغر پنڈا ہتھ وی زخمی پیراں اُتے چھالے

جو وی گذری جو وی بیتی سارا حال سُنایا

مہرِ نبوت چُمی جس دم اکھیاں روشن ہویاں

حسرت دل دی پوری ہوئی جو منگیا سو پایا

دشمن دے حملے دیاں خبراں جد سلمان رض نے سُنیاں

خندق کھود کے جنگ کراں گے اے نقطہ سمجھایا

ذکرِ صحابہ رض جاری رکھنا روز قیامت تائیں

رحمت رب دی کرم نبی ﷺ دا اختر گیت سُنایا

سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہا

ستاروں بھری آج کی رات ہے
ہمارے ابوذرؓ کی کیا بات ہے

وہ مکے میں آیا تھا بن کے فدائی
خلوص و محبت کی محفل یہ سجائی
جو خواہش تھی دل میں علیؓ کو بتائی
ابوذرؓ کی حیدرؓ نے کی رہنمائی
درِ مصطفیٰ ﷺ جا کے چادر بچھائی
جبیں آ کے چوکھٹ پہ اپنی جھکائی
غموں کی دکھوں کی کہانی سنائی
رسالت ﷺ کی نظروں سے قسمت جگائی
سنی بات جو بھی وہ دل میں بٹھائی
نبی ﷺ جی کی الفت نے عظمت بڑھائی

علی جس کو آقا کی خیرات ہے
ہمارے ابوذرؓ کی کیا بات ہے

ابوذرؓ کا چرچا کریں جا بجا
وہ جید صحابیؓ بڑا با وفا
دلاور بہادر جری مرد تھا
وہ اسلام کا پانچواں فرد تھا

بڑا ہی دھنی تھا وہ تلوار کا
کوئی وار اُس کا نہ خالی گیا
عجب تھی صداقت عجب تھی ادا
ہر اک بات کہتا تھا وہ برملا
بڑے خوش تھے اس پہ رسولِ خدا ﷺ
اے مولا ہمیں اس کا روضہ دکھا
چلو آج اُن سے ملاقات ہے
ہمارے ابوذرؓ کی کیا بات ہے

ستاروں بھری آج کی رات ہے
ہمارے ابوذرؓ کی کیا بات ہے
بڑی خوب صورت یہ بارات ہے
ہمارے ابوذرؓ کی کیا بات ہے

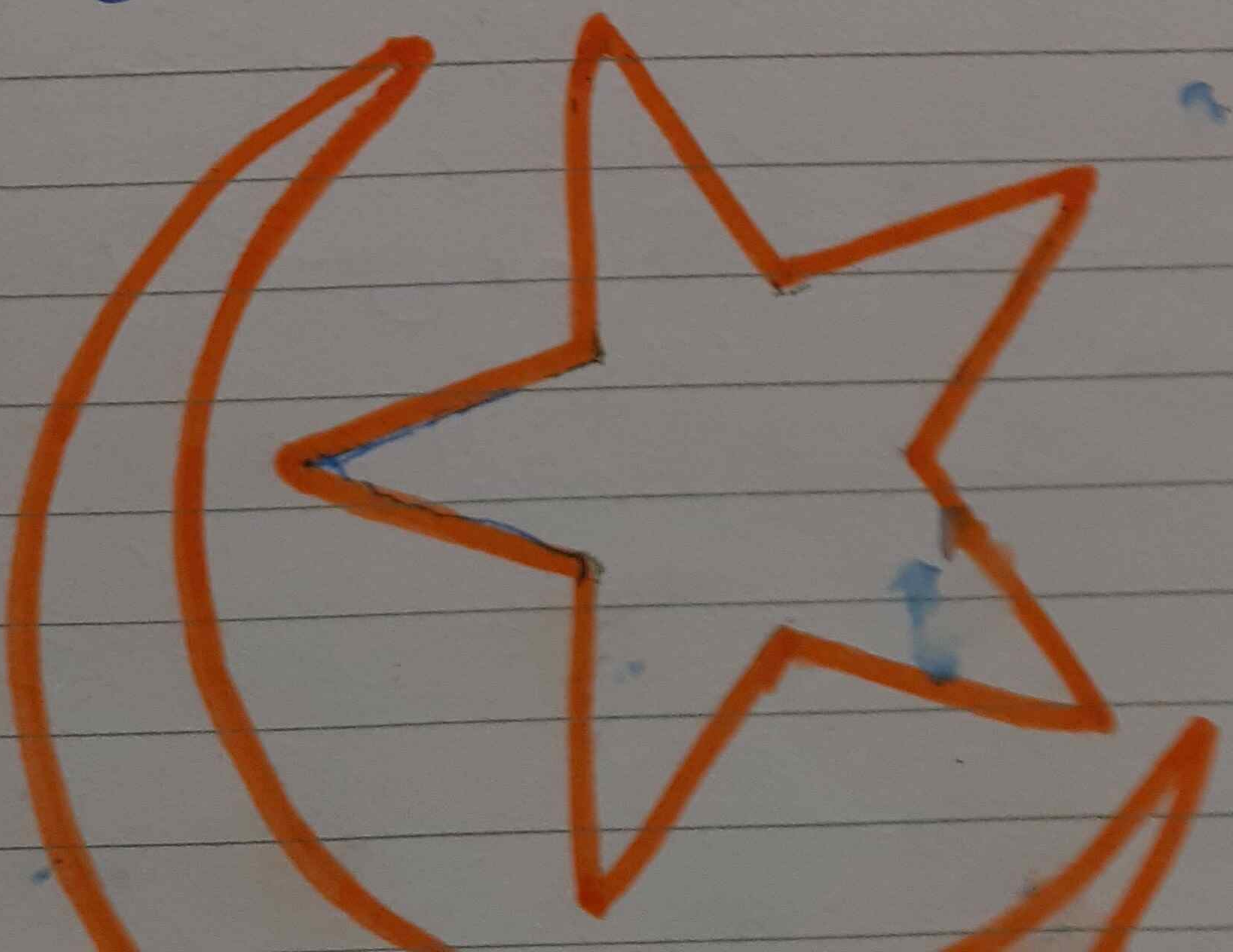

سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

صورت سیرت عالی شان ابوہریرہؓ زندہ باد

آج کی محفل کا مہمان ابوہریرہؓ زندہ باد

کملی والے کا دیوانہ قربِ رسالت کا پروانہ

تیری میری سب کی جان ابوہریرہؓ زندہ باد

اِک دن آ کے مرض بتائی نوری چادر سینے لائی

دُور ہوا سارا نسیان ابوہریرہ رضؓ زندہ باد

ساتھی تھا وہ ناداروں کا رہبر تھا وہ لاچاروں کا

معذوروں کا سائبان ابوہریرہ رضؓ زندہ باد

جو بھی بات نبیؐ نے بولی بھر لی اس نے اپنی جھولی

پاک حدیثوں کا لقمان ابوہریرہ زندہ باد

حق کی باتیں صبح وشام کرتا رہا اٹھتّر سال (78)

ساری قوم پہ ہے احسان ابوہریرہؓ زندہ باد

بھوکا پیاسا رہتا تھا وہ صدق وصفا کا پیکر تھا وہ

راضی ہو گیا رب رحمان ابوہریرہؓ زندہ باد

رب نے ہر اک صحابیؓ کا رُتبہ بڑا بلند کیا

پوچھو بولے گا قرآن ابوہریرہؓ زندہ باد

حُبِ صحابہؓ حُبِ رسولؐ دونوں ہیں لازم وملزوم

اختر کا ہے دین ایمان ابوہریرہؓ زندہ باد

SEPTEMBER 1998 27

OCT

T 1 | F 2 | S 3 | S 4 | M 5 | T 6 | W 7 | T 8 | F 9 | S 10 | S 11 | M 12 | T 13 | W 14 | T 15 | F 16 | S 17 | S 18 | M 19 | T 20 | W 21 | T 22 | F 23 | S 24 | S 25 | M 26 | T 27 | W 28 | T 29 | F 30 | S 31

سیّدنا ابو سُفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ہے پیاری آج کی محفل ابو سُفیانؓ کی
کتنی خوشبو آ رہی ہے آج کے مہمان کی

یاد تم دل سے مناؤ روز و شب ہر موڑ پر
جرأتوں کے شہنشاہ کی، شیر دل انسان کی

جانثاری بُردباری شہسواری بے مثال
صفت میں کیا کیا کروں اُس صاحبِ ایمان کی

ہر طرف کفار کے لاشوں کے پُشتے لگ گئے
اُٹھ گئی تلوار جس دم اُس شہِ مردان کی

غزوۂ طائف میں دے دی آنکھ اِک راہِ خُدا
دوسری بھی آنکھ پھر یرموک میں قربان کی

مل گئی خلدِ بریں کی اپنے آقاؐ سے نوید
حشر تک قائم رہے گی شان اُس ذی شان کی

بُغض رکھتا ہے صحابہؓ سے وہ مَردود ہے
بات یہ میری نہیں بات ہے قرآن کی

سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

خوش بخت خوش خصال تھے حضرت معاویہ رضؓ
وہ پیکرِ جمال تھے حضرت معاویہ رضؓ

پرچم نگوں ہوئے تھے روم وایران کے
ہیبت میں بے مثال تھے حضرت معاویہ رضؓ

چالیس سال آنکھیں عدو کی جھکی رہیں
عظمت میں لازوال تھے حضرت معاویہ رضؓ

عرقہ بیروت روڈس سب زیر ہو گئے
مثلِ عمر رضؓ فعال تھے حضرت معاویہ رضؓ

شمعیں جلائیں دین کی قبرص قندھار تک
وہ صاحبِ کمال تھے حضرت معاویہ رضؓ

حسین رضؓ کی محبت دل میں تھی موجزن
شفقت میں باکمال تھے حضرت معاویہ رضؓ

میرے لہو سے آلِ نبی ﷺ پر ستم نہ ہو
اس بات سے نڈھال تھے حضرت معاویہ رضؓ

کاتبِ وحی وہ جب سے بنے باوضو رہے
واقف وہ مافی حال تھے حضرت معاویہ رضؓ

آقا ﷺ کے بال وناخن زینت لحد بنے
اُلفت کی اک مثال تھے حضرت معاویہ رضؓ

سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

جنابِ معاویہؓ کی شان و شوکت دیکھتے جاؤ
بھری محفل میں آج اُن کی وجاہت دیکھتے جاؤ

امن قائم رہا چالیس سال جس کی حکومت میں
خدا کے نیک بندے کی قیادت دیکھتے جاؤ

حدیں اسلام کی بڑھتی گئیں قندھار قبرص تک
جری مردِ مجاہد کی شجاعت دیکھتے جاؤ

فخر سے سر اُٹھا کر جو علیؓ کو بھائی کہتا تھا
آؤ اِس مردِ مومن کی محبت دیکھتے جاؤ

ہمیشہ خدمتِ حسنینؓ جس کا جزوِ ایمان تھا
مدینے میں جو آتی تھی وہ دولت دیکھتے جاؤ

اشارہ کر دیا تھا بادشاہت کا پیغمبرؐ نے
ہمارے کملی والے کی بشارت دیکھتے جاؤ

لحد میں بال و ناخن لے گیا وہ اپنے آقاؐ کے
نبوت کے ستارے کی عقیدت دیکھتے جاؤ